Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
39

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

20 شوال 1431 ہجری۔ 30 تبوک 1389 ہش۔ 30 ستمبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا، جو صبر سے نکلتا ہے

صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کرلیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عُقۡبَی الدَّارِ۔ جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِہِمۡ وَ اَزۡوَاجِہِمۡ وَذُرِّیّٰتِہِمۡ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ کُلِّ بَابٍ٥ سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ (سورۃ الرعد: ۲۳۔۲۵)

ترجمہ: ’’اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور (جو) بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے (رہتے) ہیں انہی کیلئے اس گھر کا (بہترین) انجام (مقدر) ہے۔ یعنی مستقل رہائش کے باغات۔ جن میں وہ (خود بھی) داخل ہوں گے اور ان کے بڑوں اور بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ) جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی (اس میں داخل ہوں گے) اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے پس (اب دیکھو کہ تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے‘‘۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......’’حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اس کیلئے خیر کا موجب ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔‘‘ (مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ کلّہٗ خیر)

☆......’’حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والا قطرہ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری تعالیٰ کے نتیجے میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی اللہ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کر کے پیتا ہے اور اس طرح اللہ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں وہ پیتا ہے‘‘۔ (منصف ابن ابی شیبۃ جلد ۷ صفحہ ۸۸)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’ہماری جماعت کیلئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بہن بھائی مخالف ہو جاتے ہیں۔ السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئے اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔ دعاؤں میں لگے رہو، پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء اور رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے۔ ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے میں شمولیت اختیار کرلی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کیلئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کیلئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بار ہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کرلیتا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دُنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 157)

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جا رہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) احباب کرام ابھی سے اِس للہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جلسہ سالانہ کی تیاری......!

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں للّٰہی جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کا ذکر کرتے ہوئے اس جلسہ کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ وہ جلسہ ہے جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور پھر اس جلسہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے اور اس میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کیلئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقّت سرمایہ سفر میسر آجائے گا گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا‘‘۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۱۔۳۵۲)

مذکورہ تجویز جو آپ نے کم مقدرت احباب کیلئے رکھی ہے، ایسی عمدہ تجویز ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو مالی اعتبار سے سفر کی کوئی مشکل نہیں رہ سکتی۔ علاوہ اس کے جو ذی حیثیت احباب ہیں انہیں بھی سال کے شروع سے ہی اس اعتبار سے تیار کرنی چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار کے لحاظ سے یا ملازمتوں میں رُخصت لینے کے اعتبار سے سال کے شروع میں ہی ایسا پروگرام بنائیں کہ دسمبر کا آخری ہفتہ اور جنوری کا پہلا ہفتہ ان کو جلسہ سالانہ کیلئے میسر آجائے۔ اس طرح دُور دراز کے احباب کو بھی اس مبارک جلسہ کیلئے بآسانی وقت میسر آجائے گا۔

پس غرباء کو تو وقت بھی نکالنا ہے اور پیسوں کا بھی انتظام کرنا ہے اور اُمراء جن کو اللہ نے رقم کی فراوانی عطا کی ہے، انہیں صرف اپنے وقت کی ایڈجسٹمنٹ کرنی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُمراء ہوں یا غرباء سب کو ہی سال کے شروع سے ہی جلسہ میں شمولیت کی تیاری کرنی ہوتی ہے اور اب جبکہ اس سال کے قریباً نو ماہ گزر چکے ہیں اور اب صرف شمولیت کے لئے اڑھائی ماہ کا وقت رہ گیا ہے تو اَب تو ہمیں ذہنی اعتبار سے اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی تیاری کر لینی چاہئے۔ دُور دُور کے علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کو اب ریلوے ریزرویشن کی تیاری بھی شروع کرنی ہے۔ بہر حال اب وقت آگیا ہے کہ ہم خود کو مبارک جلسہ سالانہ قادیان کیلئے تیار کریں۔ خود بھی تیاری کریں اور اپنے اہل وعیال کی بھی تیاری کریں اور جن غرباء کو یا زیر تبلیغ افراد کو ہم اپنے ساتھ لانا چاہتے ہیں ان کی بھی تیاری کرائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ قادیان کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے اپنے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء میں فرمایا:۔ ’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور علائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے‘‘۔

اس اعتبار سے شاملین جلسہ کس قدر مبارک ہیں کہ وہ ایک ایسے جلسہ میں شمولیت کرتے ہیں جس کو خدا تعالیٰ کی تائید حاصل ہے اور جسکی بنیاد کلمہ لا اله الا الله محمّد رسُول الله کے بلند کرنے پر ہے۔

اس مبارک جلسہ کے درج ذیل نکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں:

۱۔ امام وقت کی صحبت حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ جلسہ سالانہ کا انعقاد رَبانی باتوں کے سننے کیلئے ہے۔

۳۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت دُعا میں شامل ہونے کا ذریعہ ہے۔

۴۔ اس جلسہ میں حقائق ومعارف کے سنانے کا شغل ہوتا ہے۔

۵۔ احمدیت میں نئے شامل ہونے والے بھائیوں سے ملاقات کے مواقع میسر آتے ہیں۔

۶۔ سال بھر میں فوت ہو جانے والے بھائیوں کیلئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔

۷۔ جلسہ سالانہ آپسی نفاق اجنبیت اور خشکی کو مٹانے کا ذریعہ ہے۔

۸۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اور بھی کئی روحانی فوائد میں جو آئندہ اپنے اپنے وقت میں ظاہر ہوتے رہیں گے۔

پھر آپ علیہ السلام نے دسمبر ۱۸۹۲ء کے اشتہار میں فرمایا کہ:

☆......جلسہ سالانہ سے دینی فائدہ حاصل ہوگا اور معلومات وسیع ہوں گی۔

☆......دینی و دنیوی معرفت ترقی پذیر ہوگی۔

☆......تمام دینی بھائیوں سے تعارف بڑھے گا۔

☆......جلسہ سالانہ کے ذریعہ سے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔

☆......دینی مشورہ کے مواقع حاصل ہوں گے۔

☆......جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعائیں حاصل ہوں گی۔

چنانچہ آج بھی جہاں مرکزی جلسہ سالانہ ہوتا ہے، یہ تمام برکات شاملین جلسہ کو حاصل ہوتی ہیں۔

پھر ۱۸۹۳ء کے التوائے جلسہ سالانہ کے اشتہار میں اس رحانی جلسہ کی افضال و برکات کا ذکر کرتے ہوئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆......بار بار کی ملاقاتوں سے ایسی تبدیلی حاصل ہو کہ دل آخرت کی طرف بکُلّی جُھک جائیں۔

☆......خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو۔

☆......زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے نمونہ بن جائیں۔

☆......انکساری اور تواضع اور راستبازی پیدا ہو۔

☆......دینی مہمات کیلئے بیداری اور سرگرمی پیدا ہو جائے۔

☆......چال چلن اور اخلاق پر نیک اثر پڑے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف جلسہ سالانہ کی اہمیت مختلف پہلوؤں سے بیان فرمائی تو دوسری طرف جلسہ پر آنے کی پرزور تحریک بھی فرمائی۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

’’لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں‘‘۔ (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں بار بار آنے کی تحریک کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا، اُسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۵)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیان کے جلسہ سالانہ کی عمر ایک سو سال سے زائد ہو چکی ہے اور اس جلسہ سالانہ نے اور اس کے شاملین نے اس ایک سو دس سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں اور اس کے لاانتہاء فضلوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ قدرتیں اور اس کے افضال جلسہ سالانہ کی اس سو سالہ تاریخ کے سینہ میں محفوظ ہیں جن میں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خطابات اور آپ کی پرمعارف نصائح سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے روح پرور خطابات اور پھر ۱۹۴۶ء تک سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ کے خطابات شامل ہیں۔

اس عرصہ میں قادیان کے اس جلسہ سالانہ کے شاملین نے مسلسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے روح پرور ارشادات کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ قادیان کی سالہا سال ایمان افروز ترقی کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ قادیان کا وہ پہلا جلسہ سالانہ جو صرف ۷۵ افراد کی شمولیت سے شروع ہوا تھا۔ جس کی تعداد بڑھتے بڑھتے چالیس ہزار تک پہنچ گئی۔ ادھر قادیان دارالامان میں تو سالانہ جلسے منعقد ہوتے رہے لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہجرت کے بعد دارالہجرت ربوہ میں خلافت کے زیر سالہ عظیم الشان سالانہ جلسے منعقد ہوئے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت ۱۹۸۳ء میں جو آخری جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوا، اُس کے حاضرین کی تعداد تقریباً ۳ تین لاکھ تھی۔ اور پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ لندن تشریف لے گئے تو سالانہ جلسوں میں نہ صرف حاضری کے اعتبار سے ترقی ہوئی بلکہ ان سالانہ جلسوں کی شاملین دنیا کے کئی ممالک میں پھیل گئے اور بفضلہٖ تعالیٰ اب تو ہر سال کئی درجن ممالک یورپ، ایشیاء، امریکہ وافریقہ میں یہ سالانہ جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور پھر نہ صرف ملکوں میں بلکہ ہر ملک کے صوبوں میں اور ضلعوں کی سطح پر بھی یہ سالانہ جلسے انعقاد پذیر ہو رہے ہیں۔

یو کے کا سالانہ جلسہ جو اَب حضرت امیر المؤمنین کی لندن میں رہائش کے اعتبار سے ایک مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہے، اس جلسہ کو یہ شان بھی حاصل ہے کہ یہاں سے دنیا بھر کے احمدی ایم ٹی اے کی توسط سے اپنے اپنے ممالک میں براہ راست استفادہ کرتے ہیں اور اب یہ استفادہ تو لندن کے علاوہ جرمنی اور بعض دیگر ممالک سے بھی شروع ہو چکا ہے اور ہر ملک کے شاملین جلسہ اپنے اپنے ممالک میں جلسہ سالانہ کی طرح کا ماحول بنا کر اپنے پیارے امیر المؤمنین کے خطابات کو سنتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے وارث بنتے ہیں۔

پس بھارت کے تمام احمدیوں سے نہایت ادب سے گزارش ہے کہ وہ اب اپنے جلسہ سالانہ ۲۰۱۰ء کی تیاری شروع کریں۔ دُعائیں کریں اور کمر کس لیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے بالآخر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ان دُعاؤں پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے جو شاملین جلسہ سالانہ کیلئے آپ فرماتے ہیں:۔

’’ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے اور اُن کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

جلسہ میں شامل ہونے والے مہمان اپنے سفر کے مقصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور جلسہ کے دنوں میں نیکیوں کو مزید نکھارنے کی کوشش کریں۔

جلسہ کے ایام میں خصوصیت سے اپنے وقت کا صحیح استعمال کریں۔ بیٹھ کر خوش گپیوں میں وقت کو ضائع نہ کریں۔ میز بانوں اور کارکنوں کی مصروفیات کا بھی خیال رکھیں۔ جلسہ کے ماحول کے تقدس کو سامنے رکھیں۔ صبر اور وسعت حوصلہ سے کام لیں۔ باہم محبت و اخوت کی مثال بن جائیں۔ ہر مہمان اپنے سفر کو خالصةً للہ بنانے کی کوشش کرے۔

جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی احمدیت کی خاموش تبلیغ کررہا ہوتا ہے۔ جلسہ کے بعد لمبا عرصہ جماعتی نظام یا اپنے عزیزوں کے پاس نہ ٹھہریں اور میز بانوں کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنیں۔ اگر کسی کی مہمان نوازی میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے درگزر کریں۔ ہاں انتظامیہ کو پیار سے اس کی طرف توجہ دلا دیں۔

جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ اپنی اور جلسہ میں شامل ہونے والے ہر مہمان کی حفاظت کے لئے اپنے ماحول پر نظر رکھے اور کسی بھی قسم کے شک کی صورت میں فوراً انتظامیہ کو اطلاع دے۔

جلسہ میں صفائی وغیرہ کے لئے یا دوسرے معاملات کے لئے پروگرام میں جو تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں ان کو پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور دعاؤں میں اپنا وقت گزاریں۔

(جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کے لئے قرآن مجید ،احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی سیرت کے حوالہ سے اہم ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 30/جولائی 2010ء بمطابق 30/وفا 1389 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔ آلٹن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اَلتَّائِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبة:112)

اس آیت میں ان لوگوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں اور اپنے ایمان کی اس حالت کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے بشارت پانے والے ہیں۔ گویا یہ خصوصیات رکھنے والے حقیقی مومن کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلتَّائِبُوْنَ: توبہ کرنے والے، ایسی توبہ، جو توبہ کا حق ہے۔ اَلْعٰبِدُوْنَ: عبادت کرنے والے۔ ایسی عبادت جو عبادت کا حق ہے۔ اَلْحٰمِدُوْنَ: حمد کرنے والے جو حمد کرنے کا حق ہے۔ اَلسَّآئِحُوْنَ: اللہ کی راہ میں خالص ہو کر سفر کرنے والے، یعنی ایسا سفر جو دین کی غرض سے اور دین سیکھنے کے لئے ہو۔ اَلرّٰكِعُوْنَ: مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والے، اور عاجزی اور بے نفسی کا مکمل اظہار کرنے والے۔ اَلسّٰجِدُوْنَ: انتہائی انکسار، عاجزی اور کامل فرمانبرداری سے خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ کرتے ہوئے ماتھا ٹیکنے والے۔ اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ: یعنی خدا تعالیٰ کے پیغام کے داعی بن کر نیکیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔ موٹی برائیوں اور باریک تر برائیوں سے بھی روکنے والے ہیں۔ اور موٹی موٹی نیکیوں کی طرف توجہ دلانے والے بھی اور باریک تر نیکیوں کی تلقین کرنے والے بھی ہیں۔ اور ظاہر ہے یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب اپنے اندر یہ تبدیلی پیدا ہو جائے کہ خود برائیوں سے بچنے والے ہوں اور نیک اعمال بجالانے والے ہوں۔ اور جس میں یہ پہلی چھ خصوصیات جو اس آیت میں بیان کی گئی ہیں پیدا ہو جائیں، یعنی توبہ کی طرف توجہ، عبادت کی طرف توجہ، اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ، دین سیکھنے کی خاطر سفر کرنا، اور رکوع و سجود کی طرف توجہ جو رکوع و سجود کا حق ہے تو ان میں یقیناً یہ خوبی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ برائیوں سے دور بھاگنے والے ہوتے ہیں اور ان کے ہر قول و فعل سے نیکی کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ اور یہی لوگ ہیں جو اس مرتبے پر پہنچتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے یہ (کہہ کر) ذکر فرمایا ہے کہ اَلْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

اس وقت آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں میری دعا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان خصوصیات کے حامل بننے کی کوشش کرتے ہوئے اس گروہ میں شامل ہونے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ آپ میں سے ایک بڑی تعداد ان مسافروں کی ہے جنہوں نے تکلیف اٹھا کر یہ سفر اختیار کیا۔ اور آج جو جلسہ شروع ہو رہا ہے اس میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ آج صبح ہی جب میں نمازِ فجر پڑھا کر جا رہا تھا تو مَیں نے دیکھا ایک خاندان بلکہ اور بھی کئی ہوں گے، جو ساری رات یورپ سے ایک لمبا سفر کر کے یہاں پہنچے تھے۔ بچے بھی تھے، عورتیں بھی تھیں۔ یہ تکلیف اٹھا کر سفر کرنے والے لوگ ہیں تا کہ جو جلسہ شروع ہو رہا ہے اس میں شامل ہو سکیں۔ بلکہ یہاں حدیقۃ المہدی میں آپ میں سے ہر ایک نے آنے کے لئے کچھ نہ کچھ سفر اختیار کیا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی نظر میں مومنین کی جماعت کی ایک بہت بڑی خصوصیت ہے کہ وہ دین کی خاطر اور دین سیکھنے کے لئے سفر اختیار کرتے ہیں۔ تبھی تو خدا تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں، عبادت کے معیار قائم کرنے والوں، اللہ تعالیٰ کی حمد سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے والوں، عاجزی اور انکسار سے اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع و سجود کرنے والوں میں ان للّٰہی سفر اختیار کرنے والوں کو شامل فرمایا تا کہ وہ اپنی نیکی اور تقویٰ کی حالت کو مزید صیقل کرنے والے بنیں۔

پس آج جو لوگ ایک نیک مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان بن کر یہاں آئے ہیں، دنیاوی اعزاز اور دنیاوی خدمت کی بجائے ان اعلیٰ مقاصد میں مزید ترقی کو اپنے پیشِ نظر رکھیں جو بیان ہوئے ہیں۔ بے شک نظامِ جماعت کے تحت اس پاک اور با مقصد سفر کرنے والے مسافروں اور مہمانوں کے لئے خدمت کا نظام موجود ہے، لیکن جو للّٰہی سفر اختیار کرنے والے ہوتے ہیں ان کی ان دنیاوی ضروریات اور آراموں کی طرف بہت کم توجہ ہوتی ہے اور اس اکٹھ اور جمع ہونے کی روح اور بنیادی مقصد سے فیض پانے کی زیادہ کوشش ہوتی ہے۔ پس آپ اپنے آپ کو کبھی دنیاوی مسافروں اور مہمانوں کے زمرہ میں لانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر اس بات کو آپ سمجھ جائیں گے تو میز بانوں کی کمزوریوں اور کمیوں سے بھی آپ صرفِ نظر کرتے رہیں گے۔ ورنہ بعض دفعہ یہ دیکھنے میں آیا ہے، یہ شکوہ ہو جاتا ہے کہ فلاں جگہ کے لوگوں کا بہتر انتظام ہے۔ ان کو فلاں جگہ بہتر انتظام کے تحت رکھا گیا ہے اور ہماری طرف توجہ نہیں دی گئی حالانکہ انتظامیہ کی

اس طرف پوری کوشش ہوتی ہے کہ ہر مہمان کو آرام پہنچایا جائے۔ ہاں بعض غیر از جماعت مہمان ہوتے ہیں، یا بعض ایسے لوگ ہیں جو اپنی قوم کے لیڈر ہیں ان کے لئے علیحدہ انتظام کیا جاتا ہے اور یہ جائز ہے۔ انتظامیہ تو حتی الوسع مہمانوں کے آرام اور سہولت کو پیشِ نظر رکھتی ہے۔ پس میں شامل ہونے والے مہمانوں سے کہوں گا کہ اگر وہ اپنے سفر کے مقصد کو پیشِ نظر رکھیں گے اور جلسے کے دنوں میں نیکیوں کو مزید نکھارنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً بشارت پانے والے مؤمنین کے زمرہ میں شامل ہونے والے بنیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی بیعت میں آنے والے مہمانوں کی بہت عزت وتکریم فرماتے تھے۔ ان سے یہ بھی فرمادیا کرتے تھے کہ اپنی ضروریات بے تکلفی سے بیان کردیا کرو۔ لیکن جلسے کے جو مہمان تھے ان کے لئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک ہی انتظام ہو۔ ہر مہمان کی اسی طرح مہمان نوازی کی جائے جو ایک انتظام کے تحت ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس تکریم کے باوجود عام حالات میں بھی بڑے زور سے ہر مہمان کے دل میں یہ بات راسخ فرماتے تھے کہ تمہاری یہاں آنے کی اصل غرض دین سیکھنا ہے اور اپنے دل ودماغ کو پاک کرنا اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی منازل کو طے کرنا ہے۔ پس یہی غرض ہے جس کے حصول کے لئے ہر سال آپ لوگ مہمان بن کر یہاں آتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں۔ اور اسی غرض کے لئے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنا چاہئے۔

مہمانوں کے لئے چند عمومی باتیں بھی مَیں سامنے رکھنا چاہوں گا۔ ایک مومن کے لئے اپنے وقت کا صحیح استعمال انتہائی ضروری ہے۔ جب ایسے اجتماعی موقعوں پر سب جمع ہوتے ہیں تو دور دور سے آئے ہوئے عزیزوں اور واقف کاروں کی ایک دوسرے سے ملاقاتوں اور مل بیٹھنے کی خواہش بھی ہوتی ہے۔ اب جبکہ صرف ایک ملک کے رہنے والے واقف کار اور عزیز نہیں بلکہ دوسرے ملکوں کے رہنے والے واقف کاروں اور عزیزوں سے بھی ملاقات کے سامان ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جماعت پیدا فرمائی ہے جس نے ملکوں اور قوموں کی سرحدوں اور فرقوں کو بھی ختم کردیا اور ایک عظیم بھائی چارے کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ اور آپ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں۔ ان میں مضبوطی پیدا ہوتی چلی جائے۔ ہم ایک قوم بن جائیں۔ اور اس کے لئے ظاہر ہے، مل بیٹھنے کی ضرورت بھی ہوگی۔ ایک دوسرے سے واقفیت اور تعلق بڑھانے کی ضرورت بھی ہوگی۔ لیکن سارا دن جلسہ کا جو پروگرام ہو رہا ہوتا ہے، اس کو جلسہ سننے میں گزارنا چاہئے اور اس کے بعد ہی اس کے لئے موقعہ میسر آتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ یہ مل بیٹھنا اتنا لمبا ہوجاتا ہے کہ خوش گپیوں میں ساری ساری رات ضائع ہوجاتی ہے۔ یا کھانے کی مارکی میں باتوں میں اتنا وقت لگ جاتا ہے کہ نمازوں کے اوقات میں انتظامیہ کو یاد دہانی کروانی پڑتی ہے۔ اسی طرح جو گھروں میں اپنے عزیزوں یا واقفکاروں کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں، وہ بھی لمبی مجلسوں کی وجہ سے وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں اور جلسے پر آنے کی اصل غرض کو بھول جاتے ہیں۔ پس ہر کام میں اعتدال ہونا چاہئے اور یہی ایک مومن کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مومنوں کو آنحضرت ﷺ کی طرف سے کھانے کی دعوتوں اور اس میں شامل ہونے کے طریق اور دعوت ختم ہونے کے بعد کیا طریق ہونا چاہئے؟ اور آپؐ کے وقت کو ضائع کرنے سے بچانے کی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم جہاں آنحضرت ﷺ کے مقام ومرتبہ اور آپؐ کے وقت کی قدر و قیمت کو مدّنظر رکھ کر فرمایا ہے وہاں مومنین کو بھی وقت کے حوالے سے یہ عمومی نصیحت ہے کہ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ کہ بیٹھے باتوں میں وقت نہ ضائع کیا کرو۔ بے شک تعارف حاصل کرو۔ بیٹھو، تعارف کو بڑھاؤ۔ پہلے جو تعلقات ہیں انہیں مزید مستحکم کرو، لیکن اپنے وقت کا بھی کچھ پاس اور خیال کرو۔ اور جس کے گھر میں اور جس انتظام کے تحت بیٹھ کر ان خوش گپیوں میں مصروف ہو ان کا بھی کچھ خیال رکھا کرو۔ خاص طور پر جو یہاں کام کرنے والے ہیں ان لوگوں کی مصروف زندگی ہے، ان کو بھی باہر سے آنے والے جو مہمان ہیں بعض اوقات مجبور کرتے ہیں کہ ہماری ان مجلسوں میں بیٹھو، اور اگر کوئی نہ بیٹھے تو عزیز رشتے دار، تعلق والے پھر شکوہ کرتے ہیں۔ یہ غلط طریق ہے۔ اس کی بھی احتیاط ہونی چاہئے۔

اسی طرح صرف یورپ سے باہر کے لوگ نہیں بلکہ یورپ کے لوگ بھی، چونکہ خود فارغ ہو کے آئے ہوتے ہیں، اس لئے یہ سمجھتے ہیں کہ باقی لوگ بھی فارغ ہو چکے ہیں۔ آپ کی تو چھٹیاں ہیں، ہر ایک کی چھٹیاں نہیں ہوتیں۔

پھر اسی طرح جب بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوں تو بعض دفعہ بدمزگیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ کبھی انتظامیہ سے شکوے کی وجہ سے کسی کارکن کو برا بھلا کہہ دیا۔ کارکنان نے بھی آگے سے جواب دے دیا تو پھر مزید بات آگے بڑھتی چلی جاتی ہے اور اس طرح رنجشوں کا ایک سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ اگر تو شکوے کرنے والے یا کوئی غلط بات کہنے والے یہاں کے رہنے والے ہیں تو پھر یہ سلسلہ بہت ہی لمبا ہو جاتا ہے۔ ایک حقیقی مومن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ (آل عمران:135) کہ وہ غصہ کو دبانے والے ہوتے ہیں۔ پس زیادتی کرنے والے اور جس پر زیادتی ہو رہی ہے، دونوں کو میں کہتا ہوں کہ جلسے کے ماحول کے تقدس کو سامنے رکھیں اور مہمان بھی صرفِ نظر سے کام لیں اور عفو و درگزر کریں۔ اگر زیادتی ہو بھی جائے تب بھی صبر اور حوصلہ دکھائیں۔ اور کارکن بھی اپنے غصہ کو مہمان کی زیادتی ہونے کے باوجود دبا جائیں۔

اس سال خاص طور پر کارڈز کی چیکنگ اور سکیورٹی کے مختلف مرحلوں کی وجہ سے ہوسکتا ہے کسی کو تکلیف ہو اور دیر لگ جائے۔ اس وقت بھی مجھے عورتوں کی یہی رپورٹ ملی ہے کہ جہاں سے ان کے داخلے کے گیٹ ہیں، وہاں ان کے بہت زیادہ بیگ ہونے کی وجہ سے دیر لگ رہی ہے۔ بیگ تو ان کی مجبوری ہے، لانے پڑتے ہیں کیونکہ بیچ میں بچوں کی چیزیں بھی ہوتی ہیں لیکن خواتین کو بھی چاہئے کہ آئندہ دنوں میں کم سے کم بیگ لائیں۔ بعضوں نے دو دو تین تین اٹھائے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اور اسی وجہ سے مَیں کچھ دیر رک کر آیا ہوں۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ رش اتنا ہے کہ ابھی عورتوں کا اندر داخل ہونے پر مزید کافی وقت لگ جائے گا۔ جبکہ مردوں کا داخلہ بڑا smooth چل رہا تھا۔ تو بہر حال یہ دیر ہو رہی ہے۔ بعضوں کو دھوپ میں بھی کھڑا ہونا پڑے گا، اسی وجہ سے بے چینی پیدا ہوتی ہے، یا اپنے کسی عزیز کی وجہ سے جو کچھ معذور ہیں یا جو پوری طرح صحت مند نہ ہو، ان کی چیکنگ ہونے کی وجہ سے ان کو لانے والے کو بھی رکنا پڑتا ہے۔ گو یہ انتظام ہے کہ disable لوگوں کے لئے انہوں نے علیحدہ راستہ بنایا ہے اور جلدی فارغ کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔ لیکن ان کو لانے والے جو دوسرے اٹنڈنٹ (Attendent) ہیں اُن کو بعض دفعہ چیکنگ میں وقت لگ جاتا ہے۔ تو پھر اس وجہ سے اس معذور کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے بعض زود رنج جو ہیں بڑبڑانا شروع کردیتے ہیں۔ تو یہ چیزیں پھر ماحول میں بدمزگی کا باعث بنتی ہیں۔ پس صبر اور حوصلہ دکھانا بھی ایک مومن کی شان ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بڑی فضیلت یہ ہے کہ تم قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھو۔ جو تمہیں نہیں دیتا اسے بھی دو۔ یہ نہیں کہ جو ضرورت کے وقت تمہارے کام نہیں آیا تو اس کو ضرورت پڑنے پر بدلہ لیتے ہوئے تم بھی اس کی مدد نہ کرو۔ اور فرمایا کہ جو تمہیں برا بھلا کہتا ہے اس سے درگزر کرو۔ پس یہاں تو برا بھلا کہنے کا سوال نہیں ہے۔ یہاں تو ایک فرض کی ادائیگی ہے جو کارکنان کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ پس یہاں اگر انجانے میں کسی کارکن سے کوئی غلطی ہوجائے یا چیکنگ کے دوران دیر لگ جائے یا کسی کے کارڈ پر کوئی اعتراض پیدا ہوجائے تو برا منانے کی بجائے حوصلہ دکھانا چاہئے۔ اب یہ تینوں باتیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں یہ وسعتِ حوصلہ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ اگر وسعتِ حوصلہ پیدا ہوجائے تو تمام بدمزگیاں اور جھگڑے ختم ہو جائیں۔ پس میں مہمانوں اور ڈیوٹی دینے والوں، دونوں کو کہتا ہوں کہ ان کا فرض ہے کہ وسعتِ حوصلہ دکھائیں۔

یہاں مَیں ایک بات چیکنگ کرنے والے کارکنان جو گیٹس پر ڈیوٹی والے ہیں، ان کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بعض نوجوان اور لڑکپن کی عمر کے ہیں، گو کہ مجھے امید ہے کہ جلسے کے دوران ان دنوں میں تو ایسا واقعہ نہیں ہوگا۔ لیکن بعض جگہ ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ غلط رویہ دکھایا گیا ہے۔ اور یہ نظام چونکہ نیا شروع ہوا ہے اس لئے باوجود میرے کہنے کے اور اس کوشش کے کہ یہاں ان جگہوں پر سنجیدہ طبع لوگوں کی ڈیوٹی لگائی جائے، بعض غیر سنجیدہ یا ایسے لوگ جو موقع محل نہیں دیکھتے انہیں ہر وقت مذاق کی عادت ہوتی ہے ان کی بھی ڈیوٹی لگ گئی ہے۔ مذاق میں کسی واقف کار کو ضرورت سے زیادہ وقت لگا کر چیک کرتے ہیں جس سے بعض اوقات وہ مذاق جو ہے وہ سنجیدگی میں بدل جاتا ہے۔ اس لئے گیٹ پر چیکنگ کے وقت انتظامیہ کو چاہئے کہ سنجیدہ لوگ موجود ہوں اور نائبین جو افسران ہیں وہ بھی ضرور موجود رہیں۔ دوسرے اس مذاق میں جو وقت ضائع ہوتا ہے تو اس سے جو دوسرے آنے والے ہیں ان کا بھی وقت لگ جاتا ہے ان کو بھی تکلیف ہوتی ہے، ان کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔ میرے پاس ایک آدھ شکایت اس قسم کی بھی آئی ہے اس لئے یہ صورتِ حال بیان کر رہا ہوں۔ بہر حال تمام مہمان یہاں ایک نیک مقصد کے لئے آئے ہیں۔ اس لئے اس مقصد کے حصول کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش کے مطابق باہم محبت واخوت کی مثال بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو مؤمنین کا نقشہ کھینچا ہے کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح:30): کہ آپس میں ایک دوسرے سے بہت پیار اور محبت اور نرمی اور ملاطفت کا سلوک کرتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور اس کا فضل حاصل کرنے والے بن سکیں اور اس فضل کے حصول کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنے کی بجائے وہ رکوع و سجود اور عبادتوں سے اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر مہمان جو یہاں آیا ہے اپنے سفر کو خالصتاً للہ بنانے کی کوشش کرے۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں میزبانوں کو کہا تھا کہ باہر سے آنے والے مہمان، کارکنوں کے کام کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح یہ کام کر رہے ہیں؟ اور اس کام کو دیکھ کر بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ اور ہر کارکن ایک خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی بھی احمدیت کی خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے اور احمدیت کا سفیر ہے۔ ہر سال مجھے یہاں بھی اور جرمنی وغیرہ میں بھی اور بعض دوسرے ملکوں سے بھی رپورٹیں آتی ہیں وہاں سے بھی پتہ لگتا ہے کہ پہلی دفعہ آنے والے غیر از جماعت مہمان یہی کہتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ اتنا بڑا مجمع اور بغیر کسی شور و فساد کے ہر کام بڑے آرام سے چل رہا ہوتا ہے۔ اور اس بات کو دیکھ کر ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کا یہ رخ تو ہم نے پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ دیکھنا کیا تھا ان کی اکثروں کی باتیں سنی سنائی ہوتی ہیں۔ بہر حال یہ ایک خاموش تبلیغ ہے جو ہر احمدی جلسے کے دنوں میں کر رہا ہوتا ہے۔ پس یہاں جلسہ میں شامل ہونے والے جلسہ میں شامل ہو کر صرف اپنی اصلاح نہیں کر رہے ہوتے، بلکہ بہت سوں کو سیدھی راہ دکھانے کا باعث بھی بنتے ہیں۔ پس اس عمل سے اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ان مہمانوں پر پڑتی ہے جو بعض حالات میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے صبر اور حوصلے اور ہمت اور برداشت کا مادہ ظاہر کر رہے ہوتے ہیں اور اسلام کے اعلیٰ اخلاق کا اسلامی نمونہ ہیں وہ دکھا رہے ہوتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اُن دعاؤں کے وارث بن رہے ہوتے ہیں جو جلسے میں شامل ہونے والوں کے حق میں آپ نے فرمائیں۔

ایک بات مَیں مہمانوں کو ہر سال یاد کرواتا ہوں، لیکن ایک طبقہ بات سن کر یوں اڑا دیتا ہے جیسے انہوں نے سنا ہی نہیں اور وہ یہ کہ جماعتی مہمان داری کے انتظام کے تحت یورپ کے یا امریکہ وغیرہ کے ترقی یافتہ ملکوں کے علاوہ جو دوسرے غریب ممالک پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ، اسی طرح افریقہ کے ممالک سے آ رہے ہیں وہ دو یا تین ہفتے سے زیادہ نہ ٹھہرا کریں۔ اس سے جلسے کی انتظامیہ جو ہے اس کو بھی دِقّت ہوتی ہے۔ اور جماعت کا جو مستقل نظام ہے اس کو بھی دِقّت ہوتی ہے۔ کیونکہ رہائش کی باقاعدہ جگہیں تو اس قدر یہاں نہیں ہیں

کہ تمام نظام اور رہائش کا انتظام آسانی سے چل سکے۔ عارضی رہائشگاہیں بنائی جاتی ہیں چاہے وہ کسی جماعتی جگہ پر ہوں یا کسی سے گھر لیا ہو یا مسجد میں ہوں۔ گھروں کی تو خیر محدود رہائش ہے اس سے زیادہ گھروں کا استعمال نہیں کیا جا سکتا لیکن جو جماعتی جگہیں ہیں یا مسجد ہے اس میں تو ایک محدود وقت تک مہمان ٹھہرانے کی اجازت ہوتی ہے لیکن اس کے بعد پھر حکومتی ادارے نگرانی شروع کر دیتے ہیں اور جماعت کا یہاں کی مقامی انتظامیہ پر ایک اچھا اثر ہے کہ یہ لوگ قاعدہ اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں۔ تو اگر قواعد کی پابندی نہ ہو رہی ہو تو اس سے بُرا اثر پڑتا ہے۔ پس اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں کہ اگر زیادہ دیر ٹھہرنا ہے تو اپنے واقفوں اور عزیزوں کے پاس ٹھہریں اگر وہ ٹھہرانے پر راضی ہوں۔ زبردستی تو وہاں بھی نہیں ہو سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے سختی سے منع فرمایا ہے اور اس کو جائز قرار نہیں دیا کہ مہمان اتنا لمبا عرصہ مہمان نوازی کروائے کہ میزبان کو تکلیف میں ڈال دے۔ پس ایک نیک مقصد کے لئے آئے ہوئے مومن کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ زبردستی کسی جگہ پر رہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی کے گھر ڈاکہ ڈالنا اور ایک مؤمن سے تو کبھی یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ تو یہاں تک فرماتا ہے کہ سلام کر کے لوگوں کے گھروں میں داخل ہو۔ فرمایا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا (النور:28) کہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا (النور:28) جب تک کہ اجازت نہ لے لو۔ اب لوگ اجازت لے کر مہمان بن کر تو آ جاتے ہیں لیکن پھر اتنا لمبا عرصہ مہمان بنتے ہیں کہ انتظامیہ ہو یا گھر والے ہوں ان کے لئے تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس لئے گھر والوں کی یا انتظامیہ کی اس فکر کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنے والے مہمانوں کو مزید نصیحت فرمائی ہے کہ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا (النور:28) کہ گھر والوں کو سلامتی کا پیغام دو۔ انہیں بتا دو کہ مَیں تو ایک مومن کی طرح تمہارے لئے سلامتی کے سوا کچھ نہیں لایا۔ مَیں ان مہمانوں میں سے نہیں ہوں جو میزبان کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ مَیں تو ایک نیک مقصد کے لئے آیا ہوں۔ اور اس مقصد کے پورا ہونے کے بعد، کیونکہ دور سے آنے کی وجہ سے کچھ دیر تو ٹھہرنا پڑتا ہے، اس مجبوری کی وجہ سے کچھ عرصہ ٹھہر کر واپس چلا جاؤں گا۔ اور پھر میری مہمان نوازی کی وجہ سے بھی تمہیں کسی تکلف اور تکلیف کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی شکوہ نہیں ہوگا کہ میری مہمان نوازی صحیح طرح نہیں کی گئی یا میری مہمان نوازی کا حق ادا نہیں کیا گیا۔ مومن تو سلام کو رواج دے کر محبت اور پیار کو بڑھانے والے ہیں۔ پس جب میرا سفر، ایک مومن کا سفر دینی غرض کے لئے ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ مَیں اپنے میزبانوں کے لئے دکھ کا باعث بنوں۔

ایک دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سلامتی کا پیغام گھر والوں کو اور اپنے میزبانوں کو دو۔ فرمایا کہ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً (النور:62) کہ یہ اصل سلامتی کا پیغام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے۔ پس جب میزبان اور مہمان ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں تو جہاں وہ کسی قسم کے خوف اور فکر سے آزاد ہوتے ہیں وہاں ایک ایسی دعا سے وہ ایک دوسرے کو فیض یاب کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑی پاکیزہ اور برکت والی دعا ہے۔ اور جو خدا تعالیٰ کے نزدیک پاکیزگی اور برکت لانے والی دعا ہو اور پیغام ہو، وہ آنے والے اور رہنے والے دونوں کی پاکیزگی اور برکت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

پس یہ وہ پیارا ماحول ہے، یہ وہ خوبصورت ماحول ہے جو خدا تعالیٰ ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اگر ہم اپنی چالاکیوں اور نفسانی اغراض کی وجہ سے اسے ضائع کر دیں تو یہ بدقسمتی ہے اور کوئی مومن اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی برکات سے محروم ہو جائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے والوں کے رہن سہن اور آپس کے تعلقات میں ایسی بے تکلفی تھی اور آپؐ ایسے انداز میں تبلیغ فرمایا کرتے تھے جو ہر ایک کو اخلاق کی بلندیوں پر لے جانے والا ہوتا تھا۔ جھوٹی اَناؤں اور جھوٹی عزتوں اور جھوٹی غیرتوں کی تمام دیواروں کو گراتے ہوئے آپؐ تربیت کے نئے راستے کھولتے تھے۔ اور یہی اخلاق کا وہ اعلیٰ معیار تھا جو آپ نے اپنی اس طبیعت کی وجہ سے، قوتِ قدسی کی وجہ سے صحابہ میں پیدا کر دیا اور انہیں ہمارے لئے بھی ایک نمونہ بنا دیا۔

ایک حدیث میں ہمیں اس پاک تربیت کا ایک نمونہ اس طرح ملتا ہے۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جسے ابوشعیب کہا جاتا تھا، اپنے قصائی غلام کی طرف گیا اور اسے کہا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو۔ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ اس نے کھانا تیار کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو جو آپؐ کے پاس بیٹھے تھے بلا بھیجا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے تو ایک اور شخص بھی آپؐ کے پیچھے ہو لیا جو دعوت کے لئے بلانے کے وقت موجود نہیں تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دروازے پر پہنچے تو آپؐ نے گھر والے سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھی آ گیا ہے جو اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھا جب تم نے ہمیں دعوت دی تھی۔ اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آ جائے۔ اس نے عرض کی کہ ہماری طرف سے اجازت ہے کہ وہ بھی ساتھ آ جائے۔

(ترمذی کتاب النکاح۔ باب ما جاء فیمن یجیئ الی الولیمة من غیر دعوة)

یہ وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو آپ اپنے صحابہؓ میں پیدا فرمانا چاہتے تھے اور آپ کی قوتِ قدسی نے بلا استثناء ہر ایک میں جو آپؐ سے فیضیاب ہوا وہ اخلاق پیدا کر دیئے۔ آپ اگر چاہتے تو اس شخص کو پہلے ہی فرما سکتے تھے کہ ہماری دعوت ہے۔ کیونکہ تمہیں نہیں بلایا گیا اس لئے ہمارے ساتھ نہ آؤ لیکن نہیں۔ آپ وہ عظیم مدرس تھے جو اپنے صحابہ کو عملی درس سے بھی نوازتے تھے۔ اس لئے آپؐ نے اس شخص کو ساتھ آنے دیا اور یقیناً آپ کو یہ بھی تسلی تھی کہ جو شخص میری محبت میں اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ میرے چہرے کے آثار کو دیکھتا ہے، میرے پوچھنے پر بھلا یہ کیسے انکار کر سکتا ہے۔ لیکن جو شخص ساتھ تھا اس کو بھی سبق دے دیا کہ ایسی صورتِ حال میں اگر گھر والا انکار کرے تو بغیر برا منائے واپس چلے جانا۔ کیونکہ یہ تمہارا حق نہیں ہے گھر والے کا احسان ہے۔ اس لئے کبھی کسی قسم کی جھوٹی اَنا اور جھوٹی غیرت میں نہ پڑنا۔

صحابہؓ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور قوتِ قدسی سے وہ معیار حاصل کئے تھے کہ ایک صحابی کے بارے میں آتا ہے کہ آپ اس بات کی تلاش میں رہتے تھے کہ میں اس حکم کو بھی پورا کرنے والا بن جاؤں کہ اگر تمہیں گھر والا کہے کہ واپس چلے جاؤ تو بغیر برا منائے واپس آ جاؤں۔ لیکن وہاں تو تمام صحابہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ تھے۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ کوئی مہمان نوازی کا حق ادا نہ کرتا اور گھر آئے ہوئے مہمان کو واپس لوٹا دیتا۔ اس لئے ان صحابی کی یہ خواہش باوجود کوشش کے کبھی پوری نہیں ہوئی۔ لیکن اس سے اس وسعتِ حوصلہ اور ہر حکم پر عمل کرنے کی خواہش اور تڑپ کا بہرحال واضح اظہار ہوتا ہے جو ان صحابہ کے دل میں ہوتی تھی۔ پس یہ وہ وسعتِ حوصلہ ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے دل میں پیدا کرنی چاہئے اور اس کا عملی اظہار بھی ہماری زندگیوں میں ہونا چاہئے۔

اس ماحول میں جب آپ جلسہ کے لئے آئے ہوئے ہیں تو واقف کاروں کو ملنے اور سلام کرنے کے بہت نظارے نظر آتے ہیں لیکن اصل اسلامی معاشرہ کی خوبی یہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ ارشاد فرمایا کہ جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے ہر ایک کو سلام کہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اس حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں اور باہر سے آئے ہوئے نومبائعین جو ہیں اس سے بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ پس فرمایا کہ تم جانتے ہو یا نہیں جانتے اسے سلام کہو۔ پس ان دنوں میں سلام کو بھی رواج دیں تا کہ یہ عادت پھر مستقل آپ کو پڑ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کو رواج دینا اسلام کی ایک بہترین قسم ہے۔ بشرطیکہ سلام کے رواج کی، سلام کا جو پیغام ہے اس کی روح کو سمجھا جائے۔ سلام ایک سلامتی کا پیغام ہے۔ ایک محبت کا اظہار ہے تا کہ محبت اور بھائی چارہ قائم ہو۔ کتنا اچھا ہو اگر آج بعض وہ لوگ جو ایک دوسرے سے ناراض ہیں وہ بھی دل کی گہرائی سے ایک دوسرے کو معاف کرتے ہوئے سلامتی کا پیغام پہنچائیں اور گلے لگ جائیں۔ مومن ایک ہو کر اپنے للّٰہی سفر کی برکات حاصل کرنے والے بن جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کا اپنا عمل بھی ایک مہمان ہونے کی حیثیت سے ایک سبق دیتا ہے۔ یہ بھی ایک ایسی بات ہے جو ہر مومن کو اپنے مدنظر رکھنی چاہئے۔ ہر مہمان کو جو مہمان بن کر کہیں بھی جاتا ہے اس کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔ نبی کا تو ہر سفر للّٰہی ہوتا ہے بلکہ اس کا تو ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے احکامات کی پیروی میں اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی سیرت کے واقعات میں سے ایک واقعہ پیش کرتا ہوں جو آپ کے مہمان ہونے کے ایک اعلیٰ ترین معیار کا پتہ دیتا ہے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے جو روایت کی ہے کہ جنگِ مقدس کی تقریب میں (جنگِ مقدس ایک عظیم مباحثہ کا نام ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان امرتسر میں 1893ء میں ہوا تھا جو تقریباً 15 دن تک جاری رہا) اسلام کی نمائندگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے کی اور بڑے واضح نشانات کے ساتھ اور دلائل کے ساتھ اور براہین کے ساتھ اسلام کی برتری ثابت فرمائی۔ بہرحال یہ روحانی خزائن میں کتابی شکل میں موجود ہے۔ جب آپ اس مباحثے کے لئے امرتسر میں ٹھہرے ہوئے تھے تو ایک دن مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے منتظمین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے لئے کھانا رکھنا یا پیش کرنا بھول گئے اور رات کا ایک بہت سا حصہ گزر گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے بڑے انتظار کے بعد جب کھانے کے بارہ میں پوچھا تو سب جو انتظام کرنے والے تھے ان کے تو ہاتھ پیر پھول گئے کہ کھانا رکھا ہوا نہیں ہے اور بازار بھی اب بند ہو چکے ہیں کہ بازار سے ہی کھانا منگوا لیا جائے۔ بہرحال جب یہ صورتحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے علم میں آئی، آپ کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس قدر گھبراہٹ اور تکلف کی ضرورت نہیں ہے۔ دسترخوان میں دیکھو کچھ بچا ہوا ہوگا۔ وہی کافی ہے۔ دسترخوان کو دیکھا گیا تو وہاں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے لئے یہی کافی ہیں اور آپ نے وہی کھا لئے۔ تو یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور اس زمانے کے امام کا نمونہ۔

پس ہم جو اپنے آپ کو آپ کی جماعت میں شامل کرتے ہیں اور شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمیں یہ صبر اور حوصلہ اور شکر گزاری کے جذبات دکھانے کی ضرورت ہے۔ ان تین دنوں میں کسی کی مہمان نوازی میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اس سے درگزر کریں۔ انتظامیہ کو تو بے شک آپ توجہ دلا دیں لیکن بڑے پیار سے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا مہمان کی بے تکلفی بھی ضروری ہے۔ اگر بعض کمیوں کی طرف توجہ نہ دلائی جائے تو پتہ نہیں لگتا کہ کس طرح خامیاں پوری ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کی برکات سے سب کو فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں مَیں پھر سکیورٹی کے حوالے سے یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ یہ صرف ڈیوٹی کے کارکنان کا ہی کام نہیں ہے بلکہ یہ ہر شامل ہونے والے احمدی کا کام ہے کہ اپنی اور جلسے میں شامل ہونے والے ہر مہمان کی حفاظت کے لئے اپنے ماحول پر نظر رکھے۔ اور کسی بھی قسم کے شک کی صورت میں فوراً انتظامیہ کو اطلاع دے۔ اسی طرح جلسے کے ماحول اور صفائی وغیرہ کے لئے یا دوسرے معاملات کے لئے پروگرام میں جو تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں ان کو پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اور دعاؤں میں اپنا وقت گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریر: جلسہ سالانہ جرمنی جون 2010ء

میثاق مدینہ

.... (مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز۔لندن) ....

خدا تعالیٰ کے مامور تاریکی کے دور میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق قائم کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ان کا اولین مطمع نظر دنیا میں عدل و انصاف اور اعلیٰ اخلاقی اقدار پر مبنی معاشرہ کا قیام ہوتا ہے۔ظہور اسلام سے قبل عرب دنیا کچھ ایسی ہی صورتحال سے دوچار تھی۔ وہ سخت اخلاقی گراوٹ ، بے راہ روی اور بدامنی وفساد کا شکار تھی اور طُرّہ یہ کہ انہیں اپنی اس جہالت پر فخر تھا۔وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تلواریں نکال لیتے ۔بسا وقات یہ قبائلی جھگڑے جنگوں کی صورت اختیار کر جاتے ۔اورانتقام کے نام پر قتل وغارت کا ایسا سلسلہ چلتا جو رکنے کا نام نہ لیتا تھا۔ الغرض اس زمانہ میں عرب میں ہر طرف ظلم وتعدی کا دور دورہ تھا جس کی اصلاح کے لئے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوئے۔سر ولیم میور نے اس زمانہ کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

”محمد (ﷺ) کی جوانی کے زمانہ میں عرب ایک بندھی لکیر پر چلنے والے لوگ تھے۔ملک کی حالت ہر قسم کے تغیر اور اصلاح کے سخت مخالف تھی بلکہ اس کی تاریخ میں شاید اس زمانہ سے بڑھ کر کوئی زمانہ نہیں گزرا جب اس کی اصلاح اس وقت سے زیادہ مشکل اور مایوس کن ہو۔بُت پرستی اور بنو اسماعیل کے توہمانہ عقائد کا دریا ہر سمت سے جوش مارتا ہوا کعبہ کی دیواروں سے آ آکر ٹکراتا تھا۔“

یہ تھے وہ حالات جن کا سامنا مکہ میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو کرنا پڑا ۔اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق قائم کرنے کے لئے تن تنہا جو آواز آپ نے اٹھائی اُسے دبا دینے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ۔رسول کریمؐ اور آپ کے اصحاب کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا اور بالآخر آپ کو اپنا گھر اور وطن چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا گیا اور آپؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے قیام امن اور عدل وانصاف کی ذمہ داری کو اپنی تعلیم اور عملی نمونہ سے، پہلے مکی دور اور پھر مدنی دور میں خوب ادا کر کے دکھایا۔اس وقت موضوع گفتگو مدینہ کی پہلی آزادانہ اسلامی ریاست کے قیام کے وقت ہونے والے معاہدہ ”میثاق مدینہ“ کا کسی قدر تفصیلی جائزہ ہے۔

اس معاہدے کے نتیجہ میں مدینہ اور اس کے ماحول میں موجود غیر مذاہب اور اقوام کے ساتھ منصفانہ برتاؤ اور حسن سلوک کے علاوہ آزادیٔ مذہب اور عدل و انصاف کے زریں اسلامی اصول کے عملی نمونے واضح ہو کر سامنے آئے۔

یہ ایسے بنیادی اصول اور قواعد وضوابط تھے کہ دور حاضر میں اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10/دسمبر 1948ء کو دنیا کی مختلف اقوام اور تہذیبوں کے لئے تیس نکات پر مشتمل ایک چارٹر کے ذریعہ بین الاقوامی سطح پر حقوق انسانی کا اعلان کیا۔اس چارٹر کا مقصد بیسویں صدی کے بگڑے ہوئے رسم ورواج، کمزوروں، اقلیتوں اور عورتوں کی حق تلفی ، دوسروں کو غلام بنانے جیسے مظالم سے نجات تھا۔لیکن ساتویں صدی عیسوی میں عرب میں روا رکھے جانے والے مظالم، آج کے دور سے کہیں زیادہ سخت تھے۔اس وقت ہمارے نبیؐ کی طرف سے حقوق انسانی کے جس چارٹر کا اعلان کیا گیا، وہ تاریخ میں پہلا تحریری دستور کہلاتا ہے اور جو تمام بنیادی انسانی حقوق پر حاوی تھا۔ اس میں ریاست کے شہریوں کا حقِ زندگی، حق ملکیت اور آزادیٔ ضمیر و مذہب وغیرہ سب امور کا خیال رکھا گیا تھا۔

آج کی مہذب دنیا نے اپنے چارٹر کے ذریعہ ابھی تک بمشکل اس کی ابتدائی منازل ہی طے کی ہیں۔ جبکہ بانیٔ اسلام نے ساتویں صدی عیسوی میں میثاق مدینہ کے ذریعہ اس سے کہیں بہتر حقوق دینے کا عزم کیا تھا۔پس آج سے چودہ سو سال قبل آنحضور ﷺ کا حقوق انسانی کا قیام کوئی معمولی واقعہ نہیں تھا بلکہ دوسرے لفظوں میں یہ جاہلوں اور جنگلیوں کو ایک مہذب معاشرہ میں تبدیل کرنا تھا۔آپؐ نے جس حکمت اور ہمدردانہ دعاؤں کے ساتھ یہ انقلاب برپا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

آنحضرتؐ کی ہجرت مدینہ سے بین الاقوامی، سیاسی اور انتظامی نوعیت کے بہت سے اصول وآداب بھی سامنے آئے۔مکہ اور اس کے قرب وجوار میں جو لوگ اِکّا دُکّا مسلمان ہوئے اور جو مکہ کے گردونواح میں رہتے تھے ان کو تلقین کی گئی کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ مُنوّرہ آجائیں تا کہ غیر اسلامی ماحول میں دوبارہ جذب ہونے کی بجائے وہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہو کر تربیت پائیں ۔دوسرے اہل مدینہ کی تعداد میں اضافہ اس نئی اسلامی ریاست کی مزید مضبوطی کا باعث ہو۔جب ہجرت کا عمل مکمل ہو گیا تو اس نے ایک ایسا بین الاقوامی معاشرہ قائم کر دیا جو اسلامی معیار کے لحاظ سے ایک مکمل اور قابل تقلید معاشرہ تھا۔اس کے باوجود مدینہ منورہ کی ننھی منی شہری ریاست میں ہجرت کے ابتدائی سالوں میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم رہی ۔وہاں کے باشندوں کی اکثریت کئی سال تک یہودیوں اور مشرکین وغیرہ پر مشتمل تھی۔منافقین ان کے علاوہ تھے جن کی تعداد ہزاروں میں نہیں تو سینکڑوں میں ضرور تھی اور شہر مدینہ ایک کسمو پولیٹن (Cosmopoliton) شہر بن گیا تھا جہاں مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف علاقائی پس منظر رکھنے والے باشندے نظر آنے لگے اور دیکھتے دیکھتے مدینہ میں علاقائیت اور قبائلیت کی بجائے اسلامی عالمگیریت کا رنگ غالب آنے لگا اور اس مرکز اسلام سے پیغام حق اردگرد علاقوں میں پہنچنے لگا۔

ان حالات میں آنحضرت ﷺ کی دُور اندیش طبیعت سے یہ بعید تھا کہ جب شہر کے اندر مسلمانوں کے جان ومال معرض خطر میں تھے اور قریش مکہ کی عداوت کی وجہ سے اسلام کی موت اور زندگی کا سوال سامنے تھا، مدینہ کے یہود اور مشرکین کو بغیر کسی معاہدہ کے چھوڑ دیتے ۔چنانچہ پہلے تو آپ نے اوس اور خزرج کے مسلمانوں کے اندرونی نظم ونسق کے متعلق چند قواعد فیصلہ فرمائے ۔پھر اتفاق رائے سے یہود کے ساتھ ایک معاہدہ طے فرمایا جو باقاعدہ ضبط تحریر میں لایا گیا اور میثاق مدینہ کے نام سے معروف ہے، جس کی طرف قرآن کریم اور احادیث میں بھی واضح اشارے ہیں اور پوری تفصیل تاریخ میں درج ہے۔

یہ معاہدہ بین الاقوامی تعلقات کے حوالے سے آج بھی رہنما حیثیت رکھتا ہے۔خوش قسمتی سے چودہ سو سال بعد بھی اس تاریخی دستاویز کا مکمل متن ہمارے پاس موجود ہے۔ دور جدید کے مشہور محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے ”دنیا کا پہلا تحریری دستور“ کے نام سے اپنی کتاب میں اس معاہدہ پر بحث کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ میثاق مدینہ کی حیثیت ایک ریاست کے دستور سے بھی بڑھ کر تھی۔اور تحقیقی جائزہ لینے کے بعد واقعی اس معاہدہ کی دستوری دفعات اور آئینی انتظامات کے پیش نظر اسے دنیا کا پہلا دستور کہا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تعلقات کی تاریخ میں اس معاہدہ کو ایک اہم اور عظیم الشان دستاویز کی حیثیت بھی حاصل رہے گی۔اس کی سب سے نمایاں خوبی وہ حقوق ہیں جن کا پہلی بار اس میں اعلان کیا گیا اور جن سے آج بھی اسلام کے قانون بین الاقوامی کے بارہ میں بہت سے اصول اخذ کئے جاسکتے ہیں، اس معاہدہ نے مدینہ کے متحارب قبائل کے مابین جاری اس جنگ کو ختم کر دیا جس نے اس کی معاشرت کو تباہ کر دیا تھا ۔اسی طرح یہود کے ساتھ برابری کی سطح پر ایک دوسرے کی مدد اور موافقت کا معاہدہ ہوا۔ مدینہ منورہ سے باہر یہودیوں کے درجنوں قبائل آباد تھے ان میں قبائل بنوالنضیر ، بنوقینقاع اور بنو قریظہ نسبتاً زیادہ معروف تھے، وہ بھی اس معاہدہ میں فریق بن گئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے قانون بین الممالک کی برتری کو تسلیم کروالیا۔ اس پس منظر کے بعد اب میں میثاق مدینہ کی 53 شقوں میں سے صرف دس اہم اور موٹی موٹی شقیں ہی بیان کی جائیں گی۔ میثاق مدینہ کے شروع میں ہی اس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

”یہ نوشتہ یا دستاویز محمد (ﷺ) کی طرف سے ہے جو نبی ہیں، قریش اور اہل یثرب میں سے ایمانداروں اور اطاعت گزاروں نیز ان لوگوں کے درمیان جو اُن کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ان کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیں۔

1۔دوسرے لوگوں کے بالمقابل وہ ایک امّت (سیاسی وحدت) ہوں گے۔

2۔کوئی مسلمان یا اس کے اہل وعیال جماعت میں فتنہ وفساد اور تفرقہ پیدا نہیں کریں گے۔مسلمان کے ہاتھوں اگر کوئی غیر مسلم مارا جائے تو قانون کے مطابق سزا ہوگی۔

3۔ معاہدہ میں شامل کوئی گروہ خون بہا کی مقررہ حدود میں تخفیف یا ترمیم نہیں کرے گا، اس معاہدہ میں کوئی بے جا سفارش نہیں چلے گی۔

4۔ کسی غیر مسلم کو ناحق کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانے کی اجازت بھی نہ ہوگی۔

5۔انصاف کے حصول کے لئے مسلمان کو یہودی کی مدد کرنے کی اجازت ہوگی۔

6۔کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کو مسلمان کے خلاف پناہ نہیں دے گا اور نہ کسی غیر مسلم سے چھینے ہوئے مال کی حفاظت کا ضامن بنے گا۔

7۔کوئی مسلمان کسی یہودی پر ناحق تہمت نہیں لگائے گا۔

8۔ یہود اور مسلمان باہم خیر خواہی سے رہیں گے۔

9۔فریقین اپنے ہمسائے کی حفاظت کریں گے خواہ اس کا مذہب کوئی بھی ہو۔

10 ۔فساد اور شرارت کرنے والوں کو پناہ نہیں دی جائے گی۔

اس معاہدے میں اسلامی معاشرہ کے نظم ونسق سے متعلق متعدد رہنما اصول ملتے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

اس معاہدہ کی رو سے مسلمانوں اور یہودیوں کے باہمی تعلقات منضبط ہو گئے اور مدینہ میں ایک منظّم حکومت کی بنیاد قائم ہوگئی جس کے ماتحت ہر قوم اپنے اپنے اندرونی معاملات میں آزاد ہونے کے ایک اجتماعی قانون اور مرکز ی حکومت کے ماتحت آ گئی اور اس مرکزی حکومت کے صدر آنحضرت ﷺ قرار پائے۔

اس سے یہ بات صاف عیاں ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کس قدر امن کے دلدادہ تھے اور ہوتے بھی کیوں نہ کیونکہ اسلام کے معنی ہی امن اور سلامتی کے ہیں اور یہی تعلیم آپ دنیا کے لئے لے کر آئے تھے اور رحمۃ اللعالمین بن کر آئے تھے۔ پس یہ بات خیال میں بھی نہیں آسکتی کہ آپ ایک قوم کے ساتھ معاہدہ فرمائیں اور اس میں وہ باتیں داخل نہ ہوں جو کہ امن خوشی اور خوشحالی کی ضمانت ہوں۔

پس آپ نے خصوصیت کے ساتھ معاہدہ میں وہ باتیں شامل فرمائیں جس سے کہ لوگ فتنہ وفساد اور بغاوت کے طریق سے بچتے رہیں اور تا مدینہ اور اس

کے ارد گرد ایک پُر امن معاشرہ قائم ہو سکے۔

معاہدہ کی ایک شق یہ تھی کہ: ’’یہودی قبائل جو مدینہ کے مختلف قبائل کے ماتحت معاہدہ کر چکے تھے، ان کے حقوق مسلمانوں کے سے حقوق ہوں گے‘‘۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہودیوں کو ان کے حقوق کے لحاظ سے مسلمانوں کے برابر رکھا اور نہ صرف یہودیوں کو بلکہ ان کے حلیف کو بھی جن کے ساتھ یہودیوں نے معاہدہ کیا تھا ان کو بھی آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کے برابر حقوق عطا فرمائے۔

ایک شق یہ تھی کہ: ’’یہودی اپنے مذہب پر قائم رہیں گے اور مسلمان اپنے مذہب پر قائم رہیں گے‘‘۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہر ایک کو مکمل طور پر مذہبی آزادی عطا فرمائی کہ جو جس مذہب پر رہنا چاہے رہ سکتا ہے۔ گویا آنحضرت ﷺ نے اس دن یہ اعلان فرمادیا کہ یہودی کو اسلام لانے پر زور نہیں دیا جائے گا۔ وہ اپنے مذہب پر آزادی کے ساتھ عمل کر سکتے ہیں اور اپنی مذہبی رسومات اور عادات آزادی کے ساتھ بجالا سکتے ہیں اور کسی مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ ان سے اس معاملہ میں کسی قسم کا اختلاف کرے اور ان کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کرے۔ یہ کتنی بڑی آزادی تھی جو آنحضرت ﷺ نے غیروں کو عطا کی باوجود اس کے آپ کی بعثت کا مقصد توحید کا قیام تھا اور اس کائنات میں کوئی چیز آپ کو توحید سے زیادہ عزیز نہیں تھی پھر بھی آپ کی طرف سے یہ اعلان عام تھا کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہر شخص اپنی مرضی کا دین اختیار کر سکتا ہے۔

(ا) اس معاہدہ اور میثاق کا اطلاق عصر حاضر میں مستعمل اصطلاح لفظ ’’دستور‘‘ پر ہوتا ہے۔ اس میثاق اور معاہدے کی شکل میں دراصل اس وقت کے دستور کا ہی اعلان تھا کیونکہ اس میثاق اور معاہدے کی تمام شقیں موجودہ دور کے جدید دستور سے بڑھ کر ہیں۔ اس میثاق میں ریاست کے داخلی اور خارجی امور پر واضح احکامات موجود تھے' اور اس میں وہ اصول و قوانین بھی تھے جن سے باہم ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔ اس دستور کی تکمیل کے متعلق یہی بات کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وحی الٰہی کی روشنی میں اسے وضع فرما کر اپنے صحابہ کرام کو لکھوایا۔ اور اس دستور کو جملہ مسلمانوں اور ان کے پڑوسی یہودیوں کے درمیان متفقہ بنیاد قرار دیا۔ اس طرح اسلامی معاشرہ روز اول سے ہی ایک مکمل دستور کی بنیاد پر قائم ہوا۔

اس دستور کے جملہ نکات اسلامی معاشرے کے شرعی احکام کی تعمیل کرنے میں بھی بنیادی حیثیت اختیار کر گئے کیونکہ اس میں وحدت امت مسلمہ کی فکر اور دیگر تنظیمی اور اداراتی نظم ونسق کے بارے میں شقیں موجود تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی جگہ پر اس وقت تک نہ کوئی اسلامی حکومت قائم ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس کا قانون چل سکتا ہے جب تک کہ دستوری تنظیم قائم نہ ہو' جس کو رسول اللہ ﷺ نے تشکیل دیا۔

یہاں میثاق مدینہ کی کچھ اور خصوصیات بھی بیان کرنی مناسب ہونگی۔

اس میثاق کا پہلا نکتہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دین اسلام وہ واحد دین ہے جو مسلمانوں کی وحدت کو یقینی بناتا ہے اور مسلمانوں کو امت واحدہ کی شکل دیتا ہے۔ اس حقیقت کی وجہ سے مسلمانوں کے اندر پائے جانے والے جملہ فرق اور ہر قسم کی تمیز ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ یہ وہ پہلی اساس ہے جو ایک مضبوط، پُر امن اور پاکیزہ معاشرے کی عمارت قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔

میثاق مدینہ کا دوسرا اور تیسرا نکتہ اسلامی معاشرے کی اہم خصوصیات کو اجاگر کرتا ہے' اس سے مسلمانوں کا آپس میں باہمی کفالت اور ضمانت کا تصور بہترین شکل میں سامنے آتا ہے کیونکہ مسلمان اپنے دینی و دنیوی معاملات میں ایک دوسرے کے ذمہ دار ہیں' شریعت اسلامیہ کے جملہ احکام اسی ذمہ داری کی بنیاد پر قائم ہیں' اور یہ معاہدہ مسلمانوں کے درمیان ان کے باہمی کفالت کے نظام کو کئی طریقوں اور کئی شکلوں میں نافذ کرنے کی نشاندہی کرتا ہے۔

میثاق مدینہ کا پانچواں اور چھٹا نکتہ مسلمانوں میں پائی جانے والی ایک مضبوط مساوات کو ظاہر کرتا ہے' یہ مساوات حقیقی طور پر اسلامی معاشرے کا ایک اہم ستون ہے' جس پر پوری طرح عمل کرنا اور معاشرے میں اس کو نافذ کرنا واجب اور ضروری ہے۔ مسلمانوں کی مساوات کا مظہر میثاق مدینہ کی وہ شق ہے' جس کے مطابق طے پایا کہ:۔ ذمۃُ اللّٰہ واحدۃٌ یُجِیْرُ علیھم یعنی اللہ تعالیٰ کا ذمہ ایک ہے، مسلمانوں کا ادنیٰ فرد بھی کسی کو پناہ دیدے تو اس کی پابندی سب پر لازم ہے۔

کوئی بھی مسلمان جو کسی کو پناہ دیتا ہے، اس کی پناہ اور ذمہ داری کا احترام کیا جائے گا اور مسلمان کی پناہ میں آیا ہوا ہر شخص محفوظ رہے گا' کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا خواہ حاکم ہو یا محکوم وہ کسی مسلمان کی پناہ میں آئے ہوئے کسی شخص پر دست درازی کرے۔ اس حکم میں مسلمان عورت بھی مسلمان مرد سے علیحدہ نہیں، بلکہ کسی مسلمان عورت کی پناہ میں آئے ہوئے شخص کو بھی ویسے ہی محفوظ سمجھا جائے گا اور اس مسلمان عورت کی پناہ کا احترام کیا جائے گا۔

یہ وہ بنیادی احکام وضوابط ہیں جن پر یہ میثاق مدینہ مشتمل تھا اور اسی بنیاد پر مدینہ منورہ میں حضور اکرم ﷺ نے اسلامی ریاست قائم فرمائی اور مسلمانوں کے لئے آپ ﷺ نے جدید معاشرہ کے قیام کا طریق اور لائحہ عمل وضع فرمایا۔ اس کے علاوہ بھی اس میثاق مدینہ میں کئی احکام شریعت پوشیدہ ہیں جو غور وتامّل سے واضح ہو سکتے ہیں۔ اس میثاق و معاہدے سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اور اس کے جملہ احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہوتے ہوئے ہی اسلامی ریاست مضبوط ستونوں اور قومی بنیادوں پر قائم ہوئی پھر یہ ریاست شرق وغرب میں تیزی سے پھیلتی چلی گئی جو انسانیت کی عظمت اور ترقی کی علامت بنی اور اس نے لوگوں کے سامنے صحیح تہذیب و تمدن اور عظیم ثقافت کے درخشاں مظاہرے پیش کئے۔

مگر جس طرح ریاست مدینہ کے آئین میں رنگ ونسل اور جنس کے امتیاز کے بغیر بنیادی انسانی حقوق کی واضح اور یقینی طور پر ضمانت دی گئی۔ اسی طرح جان و مال اور آبرو کے تحفظ میں بھی ریاستی شہریوں میں کوئی امتیاز روا نہ رکھا گیا۔

الغرض میثاق مدینہ کا عظیم الشان معاہدہ قیام امن اور انصاف کے لئے اپنے مخصوص پس منظر میں رسول اللہ ﷺ کا ایک اہم کارنامہ تھا۔ جس کی خصوصیات دور حاضر کے ایسے معاہدات سے موازنہ میں نمایاں ہو کر سامنے آتی ہیں۔ خصوصاً جب ہم ایسے معاہدات کے مندرجات اور ان پر عمل درآمد کی کیفیت کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ معاہدہ بہت نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے...... چنانچہ مغربی دنیا میں سن 1215 میں King John کے Magna Carta پر دستخط کرنا آئین اور تمدن متعارف کروانے کے مترادف تھا۔ لیکن اگر Magna Carta کا موازنہ Constitution of Madina سے کیا جائے یا 1689 میں جاری ہونے والے Bill of Rights سے یا 1700 میں The Act of Settlelment سے یا پھر 1911 میں The Act of Parliament سے کہ ان میں جو وعدے شہری حقوق کے کئے گئے اس سے کئی صدیاں قبل میثاق مدینہ میں ان حقوق کو بہتر رنگ میں محفوظ کر دیا گیا تھا۔

امریکہ کا Constitutional Convention ہو یا Charter of United Nations ان کے تقابلی مطالعہ سے عیاں ہوتا ہے کہ اپنے ماحول، پس منظر اور تمدن کے اعتبار سے میثاق مدینہ کہیں زیادہ شان اور عظمت رکھتا ہے۔

چنانچہ 26/جون 1945 کو اقوام متحدہ کے چارٹر منظوری کے وقت اس کے قیام کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے خلاصہ یہ بیان کیا گیا کہ

’’عالمی سطح پر اقتصادی، سماجی، ثقافتی اور انسانی حقوق کے مسائل کو حل کرنے کے لئے بین الاقوامی تعاون کا حصول تاکہ انسانی حقوق کا فروغ وحوصلہ افزائی اور بغیر نسل، جنس، زبان یا مذہب کی تجویز کے بنیادی آزادیوں کی فراہمی ممکن ہو سکے‘‘۔ اس طرح اِس چارٹر کے آرٹیکل 55 میں بنیادی حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ طے کیا گیا:

’’عالمی سطح پر اقوام عالم کے مابین برابر حقوق اور عوام کے حق خود ارادیت کے اصول کی بنیاد پر امن اور دوستانہ تعلقات کے قیام کے لئے اولین ضرورت یعنی استحکام اور بہبود کے حصول کے لئے اقوام متحدہ بایں طور کوشاں رہے گی کہ:۔

(الف) اعلیٰ معیار زندگی، کلّی روزگار، اور اقتصادی وسماجی ترقی کو فروغ دیا جائے گا۔

(ب) بین الاقوامی اقتصادی، سماجی اور صحت سے متعلقہ مسائل کو حل کیا جائے گا اور بین الاقوامی ثقافت وتعلیمی تعاون کو فروغ دیا جائے گا اور

(ج) عالمی سطح پر رنگ ونسل، جنس، زبان یا مذہب کے امتیاز کے بغیر انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام کو فروغ دیا جائے گا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اقوام متحدہ کا 10 دسمبر 1948ء کو منظور کیا جانے والا ’’عالمی منشور حقوق انسانی‘‘ کوئی معاہدہ نہیں بلکہ ایک اعلان تھا جس کی پابندی تمام اقوام عالم کے لئے ضروری تھی پھر بھی کئی ممالک نے اس کے حق میں ووٹ دینے سے اجتناب کر کے اس میں شرکت سے انکار کیا گویا آج کے ترقی یافتہ دَور میں بھی مغربی معاشرہ میں بنیادی حقوق کی صورتحال اتنی حوصلہ افزاء نہیں۔ جتنا میثاق مدینہ میں ہر فریق کو ان حقوق کی ادائیگی کے لئے پابند کیا گیا تھا۔

میثاق مدینہ کی شقوں سے ظاہر ہے کہ مدینہ میں اسلامی حکومت کے ساتھ ہی ہر شہری کے بنیادی حقوق کی حفاظت کا اعلان کیا گیا۔ اس ضمن میں یہ امر پوری طرح واضح کر دیا گیا کہ ایک شہری کو حقوق کے حصول میں اختلاف مذہب رنگ، نسل، زبان کا کوئی دخل نہ ہوگا۔

پس میثاق مدینہ جہاں ایک طرف یونائیٹڈ نیشنز کے لئے مشعل راہ ہے وہاں مسلمان حکومتوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے جو میثاق مدینہ کی داعی اور یونائیٹڈ نیشنز کے چارٹر پر بھی دستخط کر چکی ہیں۔

اب بین الاقوامی چارٹر کے ان حصوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو دراصل آج کی ماڈرن سوسائٹی اور پندرہ سال قبل طے پانے والے Islamic Charter of Human Rights کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور ہر عقلمند کے لئے غور وفکر کی دعوت دینے والا ہے خواہ اس کا مذہب ملک، رنگ، نسل، زبان کوئی بھی ہو۔

1۔ آرٹیکل میں کہا گیا ہے کہ تمام انسان آزاد ہیں اور برابر کے حقوق رکھتے ہیں۔

2۔ آرٹیکل میں کہا گیا ہے کہ انسانوں کے حقوق متعین کرتے وقت نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور اس کی سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر فیصلہ کیا جائے گا۔

3۔ آرٹیکل 6 اور 7 میں کہا گیا ہے کہ تمام انسان قانون کے سامنے برابر حقوق رکھتے ہیں۔ آرٹیکل 9 میں کہا گیا ہے کہ بلا جواز کسی کو جیل میں نہیں رکھا جائے گا اور نہ ہی اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور

کیا جائے گا۔

4۔آرٹیکل 12 اور 16 میں کہا گیا ہے کہ ہر انسان کی فیملی ہو، شادی کرے اور اس کی نجی زندگیکو تسلیم کیا جائے گا اور اس میں دخل نہیں دیا جائے گا۔

5۔آرٹیکل 14 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی انسان اپنے وطن کے مظالم سے بچنے کے لئے دوسرے میں اسائیلم لے سکتا ہے۔

6۔آرٹیکل 17 میں جائیداد رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

7۔آرٹیکل 19 و 20 میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے اور اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کی آزادی دی گئی ہے۔ اور جلسہ اجلاسات منعقد کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔

8۔آرٹیکل 22 اور 26 میں اپنی پسند کی تعلیم سکول میں حاصل کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور اچھی صحت اس کا حق ہے۔

UNO کے چارٹر اور میثاق مدینہ کے قبول کرنے میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ میثاق مدینہ کے اعلان کے بعد مدینہ کی اسلامی حکومت نے نہ صرف دل و جان سے اس پر عمل کی کوشش کی بلکہ تمام معاہدین سے بھی اس پر عمل کروایا جبکہ UNO کے چارٹر پر دستخط کرنے سے کئی ممالک گریزاں رہے اور ہچکچاہٹ کا ابتداً اظہار کرتے ہوئے اگر دستخط کئے بھی تو اس پر عمل سے گریزاں رہے۔

چنانچہ مغرب میں مدتوں عورت کو قانونی بنیادوں پر بنیادی حقوق سے محروم رکھا گیا۔ ’’حتیٰ کہ (امریکہ میں) انیسویں ترمیم کے منظور ہونے سے قبل عورتوں کو حق رائے دہی بھی حاصل نہ تھا اگرچہ یہ بات اتنے زیادہ لوگوں کو معلوم نہیں مگر اہم ضرور ہے کہ 1824ء میں سپریم کورٹ نے مردوں کا یہ حق قرار دیا تھا کہ وہ عورتوں کو زدوکوب کرسکتے ہیں۔ اگرچہ اس امریکی عدالت عالیہ نے اسے 1891ء میں غیر قانونی قرار دے دیا۔ عورتوں کے لئے امتیازی سلوک کی ایک اور مثال یہ ہے کہ ایک اور مقدمے میں امریکی عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ ہے کہ چودہویں آئینی ترمیم کے مساوی حقوق کے حصے کا اطلاق عورتوں پر نہیں ہوتا۔ یعنی انہیں معاشرہ میں مردوں کے برابر حقوق نہیں دئے جاسکتے‘‘۔

(D.Stanley Fitzen,In Conflict and Disorder)

آنحضرت ﷺ نے مکہ سے یثرب ہجرت فرمائی تو اہل مدینہ کے جن گروہوں سے معاہدہ ہوا۔ اس میں یہود کے تین قبائل بنوقینقاع، بنوقریظہ اور بنونضیر شامل تھے۔ اس معاہدہ کے مطابق یہود اور مسلمان امت واحدہ کے طور پر ریاست مدینہ کے باسی تھے۔ نبی کریمؐ نے ہمیشہ اس معاہدہ کا نہ صرف ایفاء اور احترام فرمایا بلکہ یہود کے حق میں عادلانہ فیصلے فرمائے

عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی کا ان کے ذمے چار درہم قرض تھا جس کی میعاد ختم ہوگئی۔ اس یہودی نے آکر آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ اس شخص کے ذمے میرے چار درہم ہیں اور یہ مجھے ادا نہیں کرتا۔ رسول اللہؐ نے عبداللہؓ سے کہا کہ اس یہودی کا حق دے دو۔ عبداللہؓ نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ مجھے قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپؐ نے دوبارہ فرمایا ’’اس کا حق اسے لوٹا دو‘‘ عبد اللہؓ نے پھر وہی عذر کیا اور کہا کہ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ آپؐ ہمیں خیبر بھجوائیں گے اور مال غنیمت میں سے کچھ حصہ دیں گے تو واپس آکر میں اس کا قرض چکا دوں گا۔ آپؐ نے فرمایا ’’ابھی اس کا حق ادا کرو‘‘۔ نبی کریمؐ جب کوئی بات تین دفعہ فرمادیتے تھے وہ قطعی فیصلہ سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ عبداللہؓ اسی وقت وہاں سے بازار گئے۔ انہوں نے ایک چادر بطور تہہ بند کے باندھ رکھی تھی۔ سر کا کپڑا اتار کر تہہ بند کی جگہ باندھا اور چادر ۴ درہم میں بیچ کر قرض ادا کردیا۔ اتنے میں وہاں سے ایک بڑھیا گزری۔ وہ کہنے لگی ’’اے رسول اللہؐ کے صحابی آپ کو کیا ہوا؟‘‘ عبداللہؓ نے سارا واقعہ سنایا تو اس نے اسی وقت اپنی چادر جو اوڑھ رکھی تھی ان کو دے دی اور یوں رسول اللہؐ کے عادلانہ فیصلے کی برکت سے دونوں فریق کا بھلا ہوگیا۔ مگر آپؐ نے یہودی کے حق میں ڈگری کرکے عدل و انصاف کی مثال قائم فرمادی۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک یہودی بازار میں سودا بیچ رہا تھا، اسے ایک مسلمان نے کسی چیز کی تھوڑی قیمت بتائی، جو اُسے ناگوار گزری۔ اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰؑ کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے۔ اس بات پر مسلمان نے اس کو تھپڑ رسید کردیا اور کہا کہ نبی کریمؐ پر موسیٰ کو فضیلت دیتے ہو۔ وہ یہودی رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسمؐ! ہم آپ کی ذمہ داری اور امان میں ہیں اور آپؐ کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہے اور اس مسلمان نے مجھے تھپڑ مار کر زیادتی کی ہے۔ نبی کریمؐ اس پر ناراض ہوئے اور فرمایا مجھے نبیوں کے مابین فضیلت نہ دیا کرو۔

اس میں کیا شک ہے کہ نبی کریمؐ کو تمام انبیاء پر فضیلت حاصل ہے لیکن آپؐ نے ایثار اور انکسار کو کام میں لاتے ہوئے یہی فیصلہ فرمایا کہ ایسی باتوں سے ماحول میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

یہودی قبیلہ بنونضیر کی طرف سے مختلف مواقع پر نبی کریمؐ اور مسلمانوں کے خلاف مختلف اسباب جنگ پیدا ہوتے رہے ہیں انہوں نے چھت سے پتھر گرا کر آپ کو قتل کرنے کی بھی سازش کی۔ مگر آپؐ انہیں ڈھیل دیتے رہے اور درگزر فرمایا لیکن جب آخری واقعہ پتھر گرانے کا ہوا، تو آپؐ نے انہیں ان کی ساری کاروائیاں جتلا کر ان کے خلاف فوج کشی فرمائی۔

اس کے برعکس یہود نے مسلسل عہد شکنی اور غداری کی جس کے نتیجہ میں بالآخر ان کو مدینہ بدر کرنا پڑا لیکن رسول اللہ ﷺ پر کبھی کسی یہودی کو عہد شکنی کا الزام تک لگانے کی جرأت نہ ہوئی۔ (بخاری)

نبی کریم ﷺ نے یہودی جنازوں کا بھی احترام کیا۔ ایک دفعہ آپ کسی یہودی کا جنازہ آتے دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا: کیا وہ انسان نہیں تھا۔ (بخاری)

نبی کریمؐ نے اپنے عادلانہ اصولوں کی بناء پر عیسائیوں سے بھی تعلقات رکھے اور انہیں مکمل مذہبی آزادی دی۔

اہل نجران سے جو معاہدہ ہوا، اس میں انہیں مذہبی آزادی کے مکمل حقوق عطا کئے گئے۔ معاہدہ یہ ہوا کہ وہ دو ہزار چادریں سالانہ مسلمانوں کو بطور جزیہ دیں گے نیز یمن میں خطرے کی صورت میں تیس گھوڑے، تیس اونٹ، تیس ہتھیار ہر قسم کے یعنی تلوار، تیر، نیزے عاریتاً مسلمانوں کو دیں گے۔ جو مسلمان بعد استعمال واپس کردیں گے۔ مسلمان ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گے۔ ان کے تمام مالکانہ حقوق مسلّم ہوں گے۔ ان کا کوئی گرجا گرایا نہیں جائے گا، نہ ہی کسی پادری کو بے دخل کیا جائے گا اور نہ ان کے حقوق میں کوئی تبدیلی یا کمی بیشی ہوگی، نہ ہی ان کی حکومت اور ملکیت میں۔ نہ انہیں ان کے دین سے ہٹایا جائے گا جب تک وہ معاہدہ کے پابند رہیں گے۔ ان شرائط کی پابندی کی جائے گی اور ان پر کوئی ظلم یا زیادتی نہیں ہوگی۔ (ابوداؤد کتاب الخراج)

اسلام نے عہد کی پابندی پر بہت زور دیا ہے اور آنحضرت ﷺ پوری زندگی اس تعلیم پر دل و جان سے کاربند رہے اور اپنی امت کو بھی سختی سے اس پر کاربند رہنے کی تعلیم دی۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا کہ اپنے عہد کو پورا کرو۔ تمہارے کئے گئے عہد کے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے کس حد تک اس کو نبھایا اور اس کی پابندی کی۔ پس آنحضرت ﷺ کی شان سے یہ بعید تھا کہ اپنے معاہدات کی پابندی نہ کرتے بلکہ جب کبھی اس کی خلاف ورزی ہوئی وہ آپ کے مخالفین کی طرف سے ہی ہوئی ہے۔

چنانچہ آنحضور ﷺ نے میثاقِ مدینہ کی آخری شق سے ایفائے عہد کی روح اور اہمیت کا خلاصہ بیان فرمادیا۔ آپؐ نے فرمایا: وَاِنَّ اللّٰهَ جَارٌ لِمَنْ بَرَّ وَاتَّقٰى وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعنی خدا اُس شخص کا حامی ہے جو عہد و اقرار میں وفا شعار اور پرہیزگار ہو۔

اور دنیا جانتی کہ قیام پاکستان کے وقت جماعت احمدیہ مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دے کر قیام پاکستان کے اس معاہدہ میں شریک ہوگئی جس کی وضاحت بانیٔ ریاست قائد اعظم محمد علی جناح نے ان الفاظ میں فرمائی کہ:

you are free to go to your Temples , you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this state of pakistan .you may belong to any religion or caste or creed .That has nothing to do with the buisness of the state .

(Jinnah , Presiedential addres to the first Constitunet Assembly of Pakistan , Karachi , 11 August 1947)

ترجمہ: آپ مملکت پاکستان میں اپنے مندروں اور اپنی مسجدوں یا کسی بھی عبادت گاہ میں جہاں بھی آپ جانا چاہتے ہیں جانے میں آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کس مذہب سے ہے آپ کی کیا ذات ہے آپ کس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، اس کا مملکت پاکستان کے امور کی انجام دہی کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔

لیکن صرف 27 سال بعد جب ابھی پاکستان میں پہلی نسل جوان ہوئی تھی، اس معاہدہ کی دھجیاں حکومت پاکستان نے بکھیرتے ہوئے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور اس پر طُرّہ یہ کہ ان کے 10 سال بعد ایک اور آمر کے ذریعے احمدیوں کے تمام مذہبی حقوق سلب کرلئے گئے۔ احمدیوں کی دینی اصطلاحات پر پابندی لگادی گئی ان کی اذان جو اقرار توحید و رسالت پر مشتمل تھی قانوناً خاموش کردی گئی۔ ان کی تبلیغ پر پابندی عائد کردی گئی۔ اُن کا حقِ خود ارادیت سلب کرلیا گیا جس سے وہ آج تک محروم ہیں۔ احمدیت کے شیدائی اور محبّ وطن ملک کے سالمیت کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کرتے رہے اور آج تک اسلام کی سالمیت کے لئے اپنے خونوں کا نذرانہ پیش کرتے چلے آرہے ہیں لیکن سنو! اُس مرد حق کی صدا جس نے زمانہ کے بدترین آمر اور فرعون کو للکارا تھا:

خوں شہیدان امّت کا اے کم نظر!
رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے
پھول پھل لائے گی، پھول پھل جائے گی

اے کاش! مسلمانان پاکستان میثاق مدینہ سے ہی کامیاب ریاست کا سبق سیکھ لیتے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’ایسے لوگوں کا فیصلہ تو اَب خدا ہی کرے گا۔ خدا تعالیٰ اگرچہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر جو لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے، وہ آخر پکڑے جاتے ہیں اور ضرور پکڑے جاتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 413-412 جدید ایڈیشن)

میثاق مدینہ، حقوق انسانی کے علمبردار اور قیام امن کے ضامن معاہدہ کی تعریف کرتے ہوئے آر۔ اے۔ نکلسن رقم طراز ہیں:

’’یہ دستوری دستاویز آپؐ کی عظیم سیاسی بصیرت

کی عکاس ہے کیوں کہ اس کے تحت اس مثالی اُمت کا وجود عمل میں آیا جس کے لئے آپؐ نے جدو جہد کی تھی اور جو مذہبی مظہر کی حامل تھی اور اس کی تشکیل عملی بصیرت کی بناء پر کی گئی تھی۔(اس ریاست میں دستور کے تحت) اعلیٰ ترین اقتدار اللہ تعالیٰ اور محمد ﷺ کا تھا جن کے سامنے امت کے تمام اہم معاملے پیش کئے جاتے تھے تاہم اُمت میں یہودی اور غیر مسلم بھی شامل تھے‘‘۔

چنانچہ اس زمانہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بار پھر میثاق مدینہ کی روح کو تازگی بخشی۔آپؑ نے بھی غیر مسلموں کو معاہدہ کی دعوت دی کہ وہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسُولوں کی توہین اور ان کو گالیاں دینا ترک کر دیں کیونکہ یہ ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین و دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔چنانچہ آپ نے مختلف دین و مذاہب کے لوگوں کو صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جانے کی دعوت دی اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کی دعوت دی۔ایسی ہمدردی کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اے سامعین! ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شراکت رکھتے ہیں۔یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں۔اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیت کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔

اے ہموطنو! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں ...... قدیم قوموں کو دی گئی ہیں ۔وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں۔سب کے لئے خدا کی زمین امن کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں اور دوسری خدمات بھی بجالاتے ہیں ...... پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔‘‘

(پیغام صلح صفحہ 1 روحانی خزائن جلد 23 مطبوعہ لندن 1984ء)

آج دنیا کے سب آئین اور معاہدے اور عالمی ادارے انسانیت کے لئے انسانی حقوق، رواداری، تحفظ اور امن کا ماحول پیدا کرنے سے عاجز آچکے ہیں اور آج یہ نعمتیں انسانیت کو صرف اور صرف محسنِ انسانیت حضرت رسول کریم ﷺ کے بنائے ہوئے منشور اور اصولوں پر جن کا سرچشمہ میثاق مدینہ ہے، خلوص دل کے ساتھ عمل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔

دنیا میں مظلوم انسانیت کو سہارا دینے اور ان کے بنیادی حقوق اُستوار کرنے اور امن، عدل اور احسان کا معاشرہ قائم کرنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو سونپی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم حضرت رسول کریم ﷺ کے قائم فرمودہ اصولوں اور آپ کی پاک سیرت کو اپنائیں اور پھیلائیں اور آپ کے خُلق کو اپنی ذات میں زندہ کر کے دنیا کے سامنے پیش کریں۔بفضلہٖ تعالیٰ۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العالمین۔

جلسہ سالانہ یوکے اور حدیقۃ المہدی

حدیقۃ المہدی تیری بھی کیا ہی شان ہے
ہو جاتا تیرے نام سے تازہ ایمان ہے
بنجر زمین تیری چوپاؤں کی چراگاہ
خود رَوتھی گھاس اُگ رہی جس پہ جگہ جگہ
آکر خلیفۂ وقت نے تجھ کو بہار دی
تجھ کو خرید کر تیری قسمت سنوار دی
جلسہ سالانہ یوکے بھی ہونے لگا یہاں
دُنیا کے کونے کونے سے آئے یہاں مہماں
ہزاروں کی تعداد میں مہماں جو آئے تھے
اِتنا بڑا تھا ہال سب اُس میں سمائے تھے
جلسہ کے ان ایام میں رونق بھی خوب تھی
موسم بھی خوش گوار تھا، سردی نہ دُھوپ تھی
مردانہ ایک ہال تھا اِک مستورات کا
دونوں میں سنتے تھے خطاب فرمودات کا
حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر کے ڈائننگ ہال
اِتنا وسیع نظام تھا ملتی نہیں مثال
کھانے کے ڈائننگ ہال تھے بہتر خوراک تھی
ہر اِک کی من پسند اور خوش ذائقہ پاک تھی
برتن بھی پاک صاف اور کھانے لذیذ تھے
جلسہ کے کارکن بھی تو ہردلعزیز تھے
غرضیکہ ہر طرح سے صفائی کمال تھی
کوئی کُوڑا کرکٹ ہو وہاں پر کیا مجال تھی
سکوئرٹی کا ہر جگہ اعلیٰ نظام تھا
ہر موڑ پر ہر گیٹ پر جو صبح شام تھا
پارک میں کاروں کی وہاں اتنی قطاریں تھیں
جہاں تک گئی نظر وہاں کاریں ہی کاریں تھیں
حضور سے بھی ملاقات کی قریب سے
میاں وقاص سے ملا سعد شریف سے
مبشر ملا دو بار تھا پیارے حضور سے
جی چاہتا ہے پھر ملوں نُورٌ علیٰ نور سے

(محمود احمد مبشرؔ، درویش قادیان)

....

بجٹ لازمی چندہ جات 2010-11ء کے متعلق ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال 2010-11ء کا چھ ماہ کا عرصہ گُزر چُکا ہے۔جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے موصولہ بجٹ کے بالمقابل وصولی کا جائزہ لینے سے یہ امر سامنے آیا ہے۔صرف چند جماعتوں کا بجٹ لازمی چندہ جات تدریج کے مطابق وصول ہو رہا ہے۔اکثر جماعتوں کا بجٹ تدریج کے مطابق وصول نہیں ہو رہا ہے جو کہ قابل توجہ ہے۔

جملہ امراء وصدر صاحبان وعہدیداران مال کو چاہیئے اپنی جماعت کے بجٹ کے مُطابق تدریجی وصولی کی کاروائی شروع کر دیں۔خاص طور پر نئی جماعتوں کے سرکل انچارج صاحبان کو فوری توجہ کرنا چاہیئے۔جماعت کے برسر روزگار افراد جنکا نام تاحال بجٹ میں شامل ہونے سے رہ گیا ہے جائزہ لیکر ایسے افراد کو بھی لازمی چندہ جات (حصّہ آمد، چندہ عام، جلسہ سالانہ) کے بجٹ میں شامل کریں۔اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

Ahmad Computers

Naseem Khan
(M)+9198144-99289
(M)+9198767-29998
(O) +911872500468
e.mail : naseemqadian@gmail.com
Ahmad computers

Deals in:All Kinds of Computers,Desktop, Laptop
Hardwares, Accesories, Software Solutions, Networking
Printers,Toners, Cartridge Refilling, Photostat Machines etc.
*Railway Reservations,Airtickets Dish & Mobile recharge,
*Pay Your Bills here: (Electricity,Telephone,Moblie etc.)
THIKRIWAL ROAD, QADIAN 143516
SONY LG intel hp Canon

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ وتربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔(ادارہ)

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں
badrqadian@rediffmail.com

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	رات	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	رات	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہِ ھُدیٰ Repeate	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	رات	9-00

آؤ! قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15

نوٹ: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45
سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطب جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے پروگرام

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

اعلاناتِ دُعا

خاکسار کی لڑکی عزیزہ فریدہ کنول امسال بی اے فائنل انجینئرنگ (I T) خواجہ بندہ نواز انجینئرنگ کالج گلبرگہ سے 82/% نمبرات حاصل کرکے Distinction میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔عزیزہ کالج میں دوسرے نمبر پر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(محمد عبداللہ احمدی۔زعیم انصاراللہ گلبرگہ)

☆...... خاکسار بحیثیت سب انسپکٹر جموں کشمیر پولیس میں مورخہ 30.4.10 ریٹائر ہوا ہے۔اس دوران اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا۔آئندہ بھی صحت وسلامتی والی عمر کے ساتھ خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔(محمد رفیق بٹ ناظم انصاراللہ زون جموں)

☆......محترم وکیلہ بی بی صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ان کی کامل شفایابی کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایابی عطا فرمائے۔اسی طرح مکرم زین الدین خان صاحب مرحوم جن کی وفات مورخہ 5.9.10 کو ہوئی تھی مرحوم کی مغفرت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(انور احمد خان۔متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم یونس احمد خلیل کی شادی مورخہ ۱۸ جون ۲۰۱۰ء کو عزیزہ عطیۃ السلام بنت مکرم غلام احمد صاحب اختر ساکن حیدرآباد کے ساتھ ہوئی۔محترم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر بعد نماز مغرب نکاح پڑھایا۔مورخہ ۲۲ جون ۲۰۱۰ء کو تقریب دعوت ولیمہ کا انعقاد بنگلور میں کیا گیا۔تمام قارئین بدر سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر-/200 روپے۔

(بی ایم خلیل احمد وجیا نگر بنگلور)

دُعائے مغفرت

مکرم جمیل احمد خان ملکانہ معلم سلسلہ ولد مکرم ریاض احمد خان صاحب ساندھن مورخہ ۱۳؍اگست کو ایک موٹر سائیکل حادثہ میں جاں بحق ہوگئے تھے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔موصوف ایک مخلص احمدی معلم تھے۔حادثہ کے وقت بھی جماعتی کام کے سلسلہ میں جارہے تھے۔موصوف کے پسماندگان میں بزرگ والدین کے علاوہ نو بیاہتا بیوی موجود ہیں۔مرحوم کی اہلیہ اُمید سے ہیں۔تمام قارئین بدر سے مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے اسی طرح مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری قادیان)

بسم اللہِ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

”اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں“

نماز جنازہ حاضر و غائب

☆......سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ جون ۲۰۱۰ءکو قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لاکر درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ غائب: ☆......مکرم شریف احمد صاحب ابن مکرم میاں روشن دین صاحب۔منڈی بہاؤالدین ۱۱ مئی ۲۰۱۰ءکوبقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان ایئر فورس اکیڈمی رسالپور میں ملازمت اختیار کی اور ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے علاقے میں واپس آ گئے۔آپ نے رسالپور اور منڈی بہاؤالدین میں مختلف حیثیتوں سے بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ سرینام کے سسر تھے۔

☆......مکرم پروفیسر ملک تنویر احمد صاحب آف لاہور۔۱۶ مئی ۲۰۱۰ءکو ۵۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم انتہائی نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ رضیہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشارت احمد گھمن صاحب صدر جماعت کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ۔ ۱۳ مئی ۲۰۱۰ءکو ۵۹ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ نہایت نیک، انتہائی مہمان نواز، پُر جوش داعی الی اللہ اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ ۲۵ سال سے زائد عرصہ تک صدر لجنہ کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

....

☆......سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳ جون قبل نماز ظہر مسجد فضل کے باہر درج ذیل نماز جنازہ وحاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ امۃ الرحمٰن عثمان صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم عثمان صاحب ۳۱ مئی کو ۶۱ سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم اسحاق عثمان صاحب کی بہو تھیں جنہیں قرآن کریم کا گجراتی زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

....

☆......سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۱/جون ۲۰۱۰ء بوقت نماز مغرب وعشاء بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر، سابق نائب صدر عمومی ربوہ فرینکفرٹ (جرمنی) اڑھائی سال تک برین کینسر کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد ۱۸ جون ۲۰۱۰ءکو جرمنی میں وفات پا گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۹۷۴ءکے آخر میں آپ ہجرت کر کے جرمنی آ گئے۔ یہاں آنے کے بعد بطور حلقہ، سیکرٹری امور عامہ اور کچھ عرصہ بطور نیشنل جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔خلفاء احمدیت وخاندانِ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ عقیدت اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔نیک ملنسار اور باوفا انسان تھے۔آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: ۱۔ مکرم محبوب احمد صاحب سابق باڈی گارڈ ربوہ۔آپ ۳۰ مئی ۲۰۱۰ءکو حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم دین سے محبت کرنے والے نیک وجود تھے۔ آپ خلافت کے عاشق اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے احترام اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ایک لمبا عرصہ حفاظت خاص میں خدمت کی توفیق پائی۔فرقان فورس میں بھی خدمت سرانجام دیں۔بچوں سے نہایت شفقت اور محبت سے پیش آتے اور ان کی نیک تربیت کی۔جس کی وجہ سے انہیں بھی خدا کے فضل سے خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۲۔مکرم خدیجہ الحلیبی صاحب آف حوش عرب دمشق سیریا ۸ مئی ۲۰۱۰ءکو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔۲۹ سال قبل بیعت کی توفیق پائی۔آپ حوش عرب میں بیعت کرنے والی پہلی خاتون تھیں۔ بیعت کے بعد خاوند نے پہلے مخالفت کی لیکن بعد میں انہیں بھی قبول احمدیت کی توفیق مل گئی۔اس کے بعد دونوں میاں بیوی کو مختلف عزیزوں اور دیگر لوگوں کی طرف سے شدید مخالفت اور مقاطعہ کا سامنا کرنا پڑا۔دباؤ ڈالا گیا لیکن ہمیشہ خدا کے فضل سے استقامت کا مظاہر کیا۔آپ کو جماعت میں شمولیت پر بڑا فخر تھا۔بہت دفعہ جب کسی نے کہا کہ آپ تو ان پڑھ ہیں۔ پھر آپ کو جماعت کی صداقت کیسے معلوم ہوئی؟ تو کہنے لگیں کہ میں نے جماعت کے متعلق سنا اور سچائی مجھ پر واضح ہوگئی تو میں ایمان لے آئی کیونکہ ایمان کے لئے زیادہ علم کی نہیں بلکہ دل کے تقویٰ اور سچائی کی ضرورت ہوتی ہے۔آپ مکرم محمد منیر دلبی صاحب آف سیریا کی ساس تھیں۔

۳۔مکرمہ Aziza Binti Mkelemi صاحبہ آف تنزانیہ آپ ۲۷ مارچ ۲۰۱۰ءکو ۸۶ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔ پرانی احمدی تھیں۔ ہر دلعزیز اور نیک خاتون تھیں۔مبلغین سلسلہ کی خوب خدمت کرتیں۔ پڑھی لکھی نہ تھیں لیکن ایمان مضبوط تھا۔آپ نے اسے اپنے پسماندگان میں پانچ بیٹے بیٹیاں اور متعدد پوتے اور نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم یوسف عثمان کامبا اُلایا صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ کی والدہ تھیں۔

۴۔مکرم پیر عبدالرحمٰن صاحب گلستان کالونی فیصل آباد ۲۱ فروری ۲۰۱۰ءکو ۸۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ نہایت مخلص اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔خدمت دین کے کاموں میں ہمیشہ بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔

۵۔مکرم شریف احمد جٹ صاحب محمود آباد سٹیٹ ضلع عمرکوٹ ۱۷ فروری ۲۰۱۰ءکو ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے لاہور آئے۔بعدازاں لمبا عرصہ آپ نے محمود آباد اسٹیٹ میں گزارا۔مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص او رفدائی احمدی تھے۔

۶۔مکرم فضل احمد صاحب گولیکی ضلع گجرات یکم جنوری ۲۰۱۰ءکو ۴۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے تحت مختلف عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ گولیکی میں صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔آپ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ اور مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ کے چچا تھے۔

۷۔مکرم خدا یار صاحب ۳۵ شمالی سرگودھا ۲۲ فروری ۲۰۱۰ءکو ۹۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ مخلص دیندار، نماز باجماعت کے پابند، روزانہ تلاوت اور نماز تہجد کی سختی سے پابندی کرنے والے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔

....

☆......سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸/ جون ۲۰۱۰ء بوقت نماز مغرب وعشاء بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: ۱۔مکرم زاہد عزیز صاحب جرمنی مورخہ ۲۴ جون کو وفات پا گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔موصوف موصی تھے، باوفا او مخلص احمدی تھے۔مشرقی جرمنی کی جماعت Zwickau میں بطور صدر جماعت خدمت بجالاتے رہے ہیں۔

۲۔مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ جرمنی ۲۵ جون ۲۰۱۰ءکو اس دارفانی سے کوچ کر گئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ موصیہ تھیں۔مخلص، خلافت اور نظامِ سلسلہ سے محبت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔آپ مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب، صدر جماعت Dornheim کی والدہ تھیں۔ان کی اولاد بھی خدمت دین میں پیش پیش ہے۔

۳۔مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ۔ جرمنی۔ ۲۴ جون ۲۰۱۰ءکو ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ مخلص، وفاشعار اور نیک خاتون تھیں۔آپ مکرم نعیم احمد بٹ صاحب بادہمبرگ جرمنی کی والدہ تھیں۔ مرحومہ کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔

نماز جنازہ غائب: ۱۔مکرمہ صغریٰ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام احمد چوہدری صاحب شیخوپورہ ۱۴ مارچ ۲۰۱۰ءکو بعاوضہ کینسر ۶۳ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ موصیہ تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نیک دل خاتون تھیں۔

۲۔مکرمہ رشیدہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب درویش مرحوم جرمنی۔مورخہ ۸ اور ۹ جون کی درمیانی شب ۷۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ مکرم حافظ محمد حسین صاحب قریشی، صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی نیز مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شہید مبلغ سلسلہ ماریشس وجنوبی امریکہ کی ہمشیرہ تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔صوم و صلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، ملنسار، عزیز واقارب کی خیر خواہ اور مخلص خاتون تھیں۔آپ نے گوجرانوالہ میں اور پھر جرمنی آ کر اپنے حلقہ میں کئی سال تک صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔

۳۔مکرم خضر حیات صاحب صدر جماعت سلانوالی۔ ۲۲ جون ۲۰۱۰ءکو ۶۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت سادہ مزاج، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔آپ نے مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ دو دفعہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ ۱۹۹۰ء سے لیکر وفات تک آپ نے صدر جماعت سلانوالی خدمت کی توفیق پائی۔

۴۔مکرمہ سعیدہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمود الحسن صاحب راولپنڈی ۳۱ مئی ۲۰۱۰ءکو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص کا تعلق رکھنے والی متقی، دعا گو اور قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ تعاون کرتیں اور احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتی تھیں۔

۵۔مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مشتاق صاحب کلفٹن کراچی۔ یکم دسمبر ۲۰۰۹ءکو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار نہایت صابر وشاکر، مہمان نواز، ملنسار عزیز و اقارب کی خیر خواہ اور صلہ رحمی کا خاص خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔نظام جماعت اور خلافت سے محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتیں اور ہر قسم کی خدمت کیلئے ہمیشہ تیار رہتیں۔ چندہ عام کے علاوہ مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔زندگی کا ابتدائی حصہ قادیان کے پاکیزہ ماحول میں گزارا۔وہاں کی تربیت اور ماحول کا آپ پر بہت گہرا اثر تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

قرآن جلانے کی دھمکی دینے والے پادری کو جرمانہ

۹ ستمبر کے دہشت گردانہ کی سالگرہ پر قرآن جلانے کی مہم کا اعلان کر کے سرخیوں میں آنے والے پادری کو حکومتی انتظامیہ نے اس کے لئے کئے گئے سیکورٹی انتظامات پر آئے دس لاکھ پونڈ کے خرچ کا بل بطور جرمانہ بھیجا ہے۔فلوریڈا کے 58 سالہ پادری ٹیری جان کے قرآن جلانے کی مہم کی تمام دنیا کے علاوہ امریکی صدر براک اوبامہ نے بھی مذمت کی تھی۔حالانکہ ڈیلی ایکسپریس میں شائع ایک رپورٹ کے مطابق جونز اوران کے سینٹر کے ممبروں نے اس بل کی ادائیگی سے انکار کردیا ہے۔

گزشتہ 15 ماہ میں ریل حادثات میں 250 سے زائد افراد جاں بحق

۱۹ ستمبر کو مدھیہ پردیش کے شوپوری میں دو گاڑیوں کی ٹکر کے نتیجہ میں ۲۳ افراد کی موت کے بعد ایک بار پھر بھارتیہ ریل کے حفاظتی انتظامات پر سوالیہ نشان لگ گئے ہیں۔مئی ۲۰۰۹ کے بعد سے اب تک قریب ۱۱ بڑے ریل حادثات میں ۲۵۰ سے زائد افراد کی جانیں جا چکی ہیں جبکہ سینکڑوں دیگر زخمی ہوئے ہیں۔اس دوران ایک صد سے زائد بار ریل گاڑیوں کے اپنے ٹریک سے اُترنے کے حادثات ہو چکے ہیں۔

فرانس میں برقعہ پر پابندی

فرانس میں برقعہ پہننا اب غیر قانونی ہونے جا رہا ہے یہاں کی سینٹ نے اس پر پابندی لگانے کے سجھاؤ کو منظوری دے دی ہے۔اس سجھاؤ کی تائید میں ۲۴۶ اور مخالفت میں صرف ایک ووٹ پڑا۔قومی نچلی عدالت نے اس سجھاؤ کو جولائی میں جاری کر دیا تھا اور یہ قانونی اگلے سال مارچ اپریل سے لاگو ہو جائے گا۔اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والی عورت پر ۱۲۵ پونڈ جرمانہ لگایا جائے گا جبکہ اپنی بیوی یا بہن کو برقعہ پہننے پر مجبور کرنے والے کو چوبیس ہزار پونڈ کا جرمانہ یا ایک سال کی جیل ہو سکتی ہے۔نابالغہ یا معذور عورت کو برقعہ پہننے کیلئے مجبور کرنے پر یہ سزا دوگنی ہو جائے گی۔اس پابندی کے بعد فرانس کے پچاس لاکھ سے زائد مسلمان خود کو معاشرے سے کٹا ہوا محسوس کر رہے ہیں۔

اٹلی میں برقعہ پر پابندی کا بل پیش

اٹلی کی نارتھ لیگ پارٹی نے پارلیمنٹ کے نچلے ہاؤس میں عورتوں کے برقع پہننے پر پابندی لگانے کا بل پیش کیا ہے۔بل کے مطابق برقع پہننے پر ایک سال کی سزا اور ۱۵۰ سے ۳۰۰ یورو کا جرمانہ لگایا جائے گا۔اس کے علاوہ عورتوں کو برقع پہننے کیلئے مجبور کرنے والے شخص پر تیس ہزار یورو کا جرمانہ لگایا جائے گا۔نابالغ معذور عورتوں کو برقع پہننے کیلئے مجبور کرنے والے کو ساٹھ ہزار یورو کا جرمانہ چکانا ہوگا۔اپنی مرضی سے برقع پہننے والی خاتون اگر کمیونٹی خدمت کرنے کیلئے تیار ہو جاتی ہے تو اس پر لگا ۳۰۰ یورو کا جرمانہ کم کیا جا سکتا ہے۔

امریکی ہتھیار خریدنے میں بھارت دوسرے نمبر پر

کانگریسنل ریسرچ سروس نے کنویشنل آرمز ٹرانسفر ٹو ڈولپنگ نیشنز 2009-2002 سے اپنی تازہ رپورٹ جاری کی ہے۔سی آر ایس امریکی کانگرس کی آزاد ریسرچ تنظیم ہے جو وقتاً فوقتاً پر مختلف مدعوں پر رپورٹ تیار کرتی ہے۔رپورٹ کے مطابق 2005-2002 کی مدت میں امریکہ سے ہتھیار خریدنے کے معاملہ میں بھارت پہلے نمبر پر تھا۔اس دوران اس نے 15.3 ارب ڈالر کے سودے کئے لیکن 09-2006 کے عرصہ میں 17.1 ارب ڈالر کے سودے کئے جبکہ سعودی عرب نے بھارت سے کہیں زیادہ 29.5 ارب ڈالر کے ہتھیار خریدے۔

دنیا میں بھارت طاقت کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر

بھارت کی شان میں اب ایک اور پہچان جڑ گئی ہے۔امریکہ کی ایک حکومتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دنیا بھر کے معاملہ میں بھارت اب ساری دنیا کی تیسری بڑی طاقت بن گیا ہے۔اور سال 2025 کے آتے آتے بھارت کی صورت حال اور بھی مضبوط ہو جائے گی۔

شمالی بھارت میں بارشوں سے 200 افراد جاں بحق

شمالی بھارت میں گزشتہ کئی دنوں سے مسلسل بارشوں کے نتیجہ میں دریائے گنگا اور جمنا میں آئے پانی کی کثرت کے باعث سیلاب کی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ ہردوار۔ مراد آباد۔ سہارنپور اور بریلی کے مختلف علاقوں میں اب تک 200 کے قریب افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ان علاقوں کے دو صد گاؤں زیر آب ہیں۔یہی حال دہلی اور ہریانہ کے کچھ علاقوں کا ہے۔جس کی وجہ سے ہزاروں ایکڑ فصل تباہ ہو چکی ہے۔ایک خبر کے مطابق شمالی بھارت میں آئے اس سیلاب کے نتیجہ میں ایک کروڑ لوگ متاثر ہو چکے ہیں۔

بابری مسجد تنازعہ کے فیصلہ سے قبل لاٹھیوں کی خرید پر 72 کروڑ روپے صَرف

ایودھیا کے تنازعہ اور بابری مسجد کے مالکانہ حقوق کے فیصلہ کے آنے سے قبل یو پی کی حکومت نے دنگوں اور ہجوموں جیسی امکانی صورت حال سے نپٹنے کیلئے حفاظتی انتظامات کے مدنظر پولیس محکمہ کیلئے 72.5 کروڑ روپے منظور کئے۔حالانکہ صوبائی پولیس جدید اسلحہ سے لیس ہے لیکن ان کا کہنا تھا کہ ہجوم کو کنٹرول کرنے کیلئے لاٹھیاں موزوں سمجھی جاتی ہیں۔ (ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

معاصرین کی آراء:

بربادی کے گودام

روزنامہ دینک بھاسکر ملک کے اناج گوداموں میں سڑ رہے اناج اور اس کی بربادی کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

ملک کے اعلیٰ ترین عدالت کا ہمیں شکر گزار ہونا چاہئے کہ ۳۱ /اگست ۲۰۱۰ء کو اُس نے حکومت کو لاحق ایک اہم مسئلہ کو حل کر دیا۔جس ملک میں کروڑوں لوگ اناج کی کمی کی وجہ سے پیٹ پکڑ کر بھوکے سو جاتے ہیں وہاں اس کی بے انتہاء بربادی بیحد باعث فکر امر ہے۔عوام کی آواز سپریم کورٹ کی گزشتہ کارروائی میں صاف دکھائی دے رہی تھی۔ جب عدالت نے کہا تھا کہ اگر اناج یوں ہی کھلے آسمان کے نیچے سڑنا ہے تو اُسے غریبوں میں بانٹ دو۔تو اس پر وزیر زراعت نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اعلیٰ ترین عدالت کی یہ رائے لاگو نہیں کی جا سکتی اس لئے یہ بے معنی ہے۔چنانچہ سپریم کورٹ نے انہیں پھٹکار لگاتے ہوئے کہا کہ اُس نے غریبوں میں اناج تقسیم کرنے کا حکم دیا تھا نہ کہ مشورہ..........وزیر زراعت کی پیش کردہ رپورٹ کے مطابق صرف ۱۱ ہزار ۷۰۰ ٹن اناج برباد ہوا ہے۔اگر ان اعداد و شمار کو مان بھی لیں (جو کہ قطعی درست نہیں) تو کیا یہ اعداد و شمار باعث شرم نہیں ہیں......؟ان کے ماتحت چل رہے ادارہ بھارتیہ شعبہ اشیائے خوردنی کے اعداد و شمار کے مطابق 2008 سے 2010 تک 35 میٹرک ٹن اناج صرف اسٹور کی سہولتوں کی کمی کی وجہ سے برباد ہو گیا ہے۔

(بحوالہ: روزنامہ دینک بھاسکر مورخہ یکم ستمبر ۲۰۱۰)

مجلس انصاراللہ بھارت کا ۳۳واں سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ بھارت کا ۳۳ویں سالانہ ملکی اجتماع قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۵۔۱۶۔۱۷/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگا۔انشاء اللہ جملہ انصار حضرات ابھی سے اس مبارک اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے تیاریاں شروع کر دیں۔نیز اجتماع کی کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۱ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل ، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مرکزی اجتماع لجنہ اماءاللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس لجنات اماءاللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماءاللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوا دیا گیا ہے۔اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(صدر لجنہ اماءاللہ بھارت)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:20726 مَیں U نورالدین ولد P.V احمد کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن موگا تھرڈاکخانہ کرلایی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-07-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمداز جائداد ملازمت ماہانہ -/25000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالسلام C.G العبد: U نورالدین گواہ: p.p ناصر احمد

وصیت نمبر:20727 مَیں v.k عبدالرحیم ولد v.k حمید قوم احمدی مسلمان پیشہ انڈور یڈ یکوریشن عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-09-26 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ 13 سینٹ زمین واقع کوڈالی، کنور انداز قیمت 91,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت سالانہ 17600.Aed روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: C.G عبدالسلام العبد: V.k عبدالسلام گواہ: خلیل احمد

وصیت نمبر:20728 مَیں محمد عبدالرافع ولد محمد عبدالباسط قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی ڈاکخانہ p.obox=52021 ضلع دبئی صوبہ UAE بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-08-15 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد عبدالمجید العبد: محمد عبدالرافع گواہ: محمد عبدالباسط

وصیت نمبر:20730 مَیں محمد عبدالباسط ولد محمد عبدالسلام مرحوم قوم شیخ پیشہ انجینئر عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی ڈاکخانہ p.o box 52021 ضلع دبئی صوبہ UAE بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-01 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 6000/۔AED پے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: علی کنجو العبد: محمد عبدالباسط گواہ: محمد عبدالراف

وصیت نمبر:20732 مَیں شاہدہ بدر زوجہ محمد عبدالباسط قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی ڈاکخانہ p.o box 52021 ضلع دبئی صوبہ UAE بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ زیورات سونا 10 تولے 22KT انداز قیمت -/1,20,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 500/۔AED ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبدالباسط الامتہ: شاہدہ بدر گواہ: علی کنجو

وصیت نمبر 20734 مَیں حبیبہ نامال باسط بنت محمد عبدالباسط قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی ڈاکخانہ p.o box 52021 ضلع دبئی صوبہ UAE بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-10-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ زیورات سونا بصورت رنگ سیٹ 22KT وزن 5 تولے انداز قیمت -/60,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 100/۔AED پے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبدالباسط الامتہ: حبیبہ نامال باسط گواہ: محمد عبدالرافع

وصیت نمبر:20735 مَیں محمد شفیق محمود بن احمد یاداللہ بھنو ولد سعاداللہ بھنو بن احمد یاداللہ بھنو قوم احمدی پیشہ Actuary عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئ ڈاکخانہ villa 4, st 2, Springs 9 ضلع دبئ صوبہ UAE بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 06-10-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(۱) S.S. Mortiner Cress, Surrey, KT 47 QL; U.K. (۲) Balaclava, Mauritius (۳) Moka, Telfair, Mauritius۔ Annual salary 115,000 Dollar، Rental Incom 13,200 Pound سالانہ۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت سالانہ 115,000 $ پے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق خواجہ العبد: شفیق بھنو گواہ: نصیر احمد ورک

وصیت نمبر:20736 مَیں سید انعام الرحمان ولد سید یعقوب الرحمان قوم سید پیشہ مددگار عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن دھواں ساہی ڈاکخانہ سونگرہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-09-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والد صاحب کی کچھ جائیداد ہے اس میں پانچ بھائی اور چار بہنیں شریک ہیں یہ جائیداد اپنی آبائی وطن میں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 750۔AED پے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالحکیم خان العبد: سید انعام الرحمان گواہ: محمد جمیل

وصیت نمبر 20737 مَیں فرحانہ بیگم زوجہ مومن حسین احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ اے. پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔[1] سونے کے زیورات 120 گرام 22 کیرٹ انداز قیمت -/1,32,000 روپے [2] چاندی کے زیورات۔ چین 100 گرام انداز قیمت -/17,00 روپے [3] رقم حق مہر بذمہ شوہر -/31,000 روپے اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مومن حسین احمد الامتہ: فرحانہ بیگم گواہ: احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر:20738 مَیں جزیرہ کویا زوجہ اے محمد کویا قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی R.S ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-06-25 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ زیورات بصورت ہار، کنگن، بالی وزن 120 گرام 22 کیرٹ قیمت 100000/ روپے۔ حق مہر جائیداد میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 100/۔AED پے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے محمد کویا الامتہ: جزیرہ کویا گواہ: بی عبدالحکیم

وصیت نمبر 20739 مَیں کے. پی حارث ولد کے. پی بشیر احمد قوم احمدی پیشہ designer عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن فیروک ڈاکخانہ فیروک ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج 08-07-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 4,000/۔AED ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالغفور العبد: کے. پی حارث گواہ: پی. پی سفیر

وصیت نمبر:20740 مَیں راج بالا ولد مکرم محمد انور صاحب سنہرا قوم احمدی پیشہ خانہ داری وٹیلرنگ عمر 39 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ -/1,000 وصول زیورات طلائی ایک تولہ 22 کیرٹ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

-/12,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت جنوری 2009ء سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور سنہرا الامتہ: راج بالا گواہ: اسلم احمد

وصیت نمبر:20741 مَیں ای۔اے عبدالکریم ولد ای۔ایم احمد کوٹی قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 54 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن میتلا ڈاکخانہ کنڈن کولم ضلع ترشور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-21 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی۔اے سلیم العبد: ای۔اے عبدالکریم گواہ: پی پی بیران

وصیت نمبر:20742 مَیں کے۔کے۔ ابرار احمد ولد کے کمارن قوم مسلم پیشہ پینٹر عمر 38 سال تاریخ بیعت 2004 ساکن میتلا ڈاکخانہ کنڈن کولم ضلع ترشور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-21 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی۔اے سلیم العبد: کے۔کے ابرار احمد گواہ: پی پی۔ بیران

وصیت نمبر 20743 مَیں بریرہ ابرار زوجہ کے۔کے ابرار احمد قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 2004 ساکن میتلا ڈاکخانہ کنڈن کولم ضلع ترشور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-21 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ: پی۔ ایم مریم الامتہ: بریرہ ابرار گواہ: پی۔ اے۔ سلیم

وصیت نمبر 20744 مَیں کے۔اے شمس الدین ولد کے۔ایم عزیز قوم اسلام پیشہ ڈرائیور عمر 27 سال تاریخ بیعت 2006 ساکن کوڈونگلور ڈاکخانہ کنڈن کولم ضلع ترشور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی۔اے سلیم العبد: کے۔اے شمس الدین گواہ: یو۔ایس شامادین

وصیت نمبر:20745 مَیں عبدالرزاق ولد کونجو محمد قوم مسلم پیشہ پینٹر عمر 48 سال تاریخ بیعت 2007 ساکن میتلا ڈاکخانہ کنڈن کولم ضلع ترشور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-21 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ماہانہ -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ: پی۔اے سلیم العبد: عبدالرزاق گواہ: پی پی۔ بیران

وصیت نمبر:20746 مَیں ٹی کے ظہیری زوجہ الامین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکہ ڈاکخانہ پاراسالہ ضلع ترونڈرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-22 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔ زیورات: ۲۰ leg chain گرام، ۶ neclace گرام، ۶ wrist chain گرام، ۱۶ bankle گرام، ۳۶ nec chain گرام، ۵ stud گرام، ۴ stud گرام، ring اڑھائی گرام، stud ایک گرام۔ کل قیمت 96,500 روپے۔ میرا گزارہ آمداز خوردونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ: نشا سید علی الامتہ: ٹی کے ظہیری گواہ: سجیتھہ بیوی

وصیت نمبر:20747 مَیں محمد جری اللہ فہد ولد مکرم محمد عطاء اللہ قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ G.P.O ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار طالب علم ہے، والدین حیات ہیں فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عطاء اللہ العبد: محمد جری اللہ فہد گواہ: احمد عبدالحلیم

وصیت نمبر:20748 مَیں امۃ البصیر زوجہ منور الھدیٰ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدایشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-20 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے -/5,000۔ تفصیل زیورات طلائی۔ ایک جوڑے کان کے کانٹے۔ 9 گرام۔ ایک منگل ستر 5 گرام۔ کل وزن 14 گرام۔ میرا گزارہ آمداز خوردنوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور الھدیٰ الامتہ: امۃ البصیر گواہ: سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:20749 مَیں امۃ النصیر سلطانہ زوجہ مکرم ریاض احمد خان مرحوم قوم یوسف زئی پیشہ عارضی ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-26 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زیور ایک رنگ انگوٹھی 2.500 گرام قیمت 3,125۔ کانوں کے رنگ 5.480 گرام قیمت -/6,850 روپے۔ کل میزان روپے۔ 9,975 اس کے علاوہ دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت میں عارضی ملازمت کرتی ہوں ماہوار الاؤنس -/900 روپے ملتا ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرؤف نیر الامتہ: امۃ النصیر سلطانہ گواہ: فرخندہ نیر

وصیت نمبر:20750 مَیں سماۃ شبنم سحر زوجہ مکرم مامون رشید تبریز قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالفضل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-12-03 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند۔ -/24,000 روپے۔ زیور طلائی وزن 30.980 گرام مالیت 34,020 روپے۔ زیور نقرئی وزن 136.850 گرام مالیت -/2,320 روپے ۔ میزان 60,340 روپے۔ میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خورشید احمد انور الامتہ: شبنم سحر گواہ: مامون رشید تبریز

وصیت نمبر:20751 مَیں محمد بدر احمد ولد مکرم محمد احسن قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن محلّہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-07-07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کے والدین حیات ہیں ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ: محمد احسن العبد: محمد بدر احمد گواہ: کلیم احمد شاہد

وصیت نمبر:20752 مَیں تہمینہ احسن رافعہ ولد مکرم محمد احسن قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن محلّہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-07-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ والدین حیات ہیں ۔ ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر 08-07-01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مکرم محمد احسن الامتہ: تہمینہ احسن رافعہ گواہ: کلیم احمد شاہد

وصیت نمبر:20753 مَیں جے ایم ناصر احمد ولد کے ایم جمال الدین صاحب ساکن مرکرہ کرناٹک آج مورخہ 08-7-31 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیرہ منقولہ جائیدانہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمداز تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیق العبد: جے۔ایم۔ناصر احمد گواہ: پی۔اے۔رحمٰن

وصیت نمبر:20754 مَیں ایم ایم کلیم احمد ولد ایم ای محمد صاحب ساکن مرکرہ کرناٹک آج مورخہ 08-7-31 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیرہ منقولہ جائیدانہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمداز تجارت ماہانہ -/3500 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیق　　العبد: ایم۔ایم کلیم احمد　　گواہ: پی۔اے۔رحمٰن

وصیت نمبر: 20755 میں ایم ایم محمد یوسف ولد مکرم شیخ محی الدین مرحوم صاحب ساکن مرکرہ آج مورخہ 08-7-31 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (ا) 4/1-7 سینٹ زمین پر ایک مکان بمقام مرکرہ موجودہ قیمت اندازاً -/1800000 (اٹھارہ لاکھ) روپے۔ (۲) والد صاحب مرحوم کے نام پر ایک مکان 1/4-2 سینٹ زمین پر ہے جو مشترکہ ہے فی الحال اسکی تقسیم نہیں ہوئی۔ اسکے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: وسیم احمد صدیق　　العبد: ایم۔ایم محمد یوسف　　گواہ: پی۔اے۔رحمٰن

وصیت نمبر: 20756 مَیں زینت ظفر اللہ زوجہ ظفر اللہ صاحب ساکن مرکرہ کرناٹک آج مورخہ 08-7-31 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (ا) طلائی زیور 80 گرام 22 کیرٹ تقریباً -/85000 روپے موجودہ ریٹ (۲) حق مہر -/40,000 روپے وصول شد۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش/ جیب خرچ ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیق　　الامۃ: زینت ظفر اللہ　　گواہ: پی۔اے۔رحمٰن

وصیت نمبر: 20757 مَیں قدسیہ رحیم زوجہ پی کے عبدالرحیم صاحب ساکن مرکرہ کرناٹک آج مورخہ 08-11-10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (ا) طلائی زیور 80 گرام 22 کیرٹ تقریباً -/85000 روپے موجودہ ریٹ (۲) حق مہر -/40,000 روپے وصول شد۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے والدین حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش/ جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی۔کے عبدالرحیم　　الامۃ: قدسیہ رحیم　　گواہ: پی۔اے۔رحمٰن

وصیت نمبر: 20758 مَیں زینت محمد زوجہ ایم ای محمد ساکن مرکرہ کرناٹک آج مورخہ 08-7-31 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (ا) زیور طلائی 96 گرام 22 کیرٹ موجودہ قیمت اندازاً -/102000 روپے۔ (۲) حق مہر -/500 (پانچ صد) روپے وصول شدہ۔ اسکے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مشترکہ جائیداد کی ابھی تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیق　　الامۃ: زینت محمد　　گواہ: پی۔اے۔رحمٰن

وصیت نمبر: 20759 مَیں ایم ای مشتاق احمد ولد پی ایچ اسماعیل صاحب مرحوم ساکن مرکرہ کرناٹک آج مورخہ 08-7-31 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت جو جائیداد ہے وہ مشترکہ ہے جو ابھی تقسیم نہیں ہوا ہے۔ جب بھی تقسیم ہوگا اطلاع دی جائیگی۔ میرا گذارہ آمد از کھیتی باڑی خرچ ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: وسیم احمد صدیق　　العبد: ایم۔ای مشتاق احمد　　گواہ: پی۔اے۔رحمٰن

وصیت نمبر: 20760 مَیں کے۔نذیر ولد: ایم۔خواجہ محی الدین قوم: احمدی مسلمان پیشہ: ملازمت عمر: 34 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن: ترو پور ڈاکخانہ: مندئی ضلع: تروپور صوبہ: تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-4-8 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد منقولہ: میری ایک جگہ تین سینٹ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت -/1,50,000 اور ایک جگہ پر 3/4-2 سینٹ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت -/50,000 روپے ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ایم۔عبدالرحیم　　العبد: کے نذیر　　گواہ: شاہ جہان معلم

وصیت نمبر: 20761 مَیں سلطان احمد ولد: مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم قوم: احمدی پیشہ: رٹائیرڈ سرکاری ملازم عمر: 68 سال پیدائشی احمدی ساکن: پورٹ بلیئر ڈاکخانہ: پورٹ بلیئر ضلع: انڈیمان صوبہ: انڈیمان نکوبار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ایک موٹر سائیکل Hero Honda CD Delux موجودہ قیمت -/35,000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از پینشن ماہانہ -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ شمس الدین　　العبد: سلطان احمد　　گواہ: منور احمد

وصیت نمبر: 20762 مَیں کلثوم بی بی زوجہ: مکرم سلطان احمد صاحب قوم: احمدی پیشہ: خانہ داری عمر: 60 سال تاریخ بیعت 1966ء ساکن: پورٹ بلیئر ڈاکخانہ: گیارہ چرمہ ضلع: انڈیمان ساؤتھ صوبہ: انڈیمان نکوبار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک مکان بمقام گیارہ چرمہ جسکا خاکسار اور ایک بیٹی برابر حصہ دار ہیں موجودہ قیمت اندازاً -/25,00,000 روپے۔ حق مہر -/500 روپے۔ بالیاں طلائی 12 گرام -/13,500 روپے۔ ہار طلائی 24 گرام -/27,000 روپے۔ کل -/25,41,000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد ماہانہ -/8,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد　　الامۃ: کلثوم بی بی　　گواہ: ایچ شمس الدین

وصیت نمبر: 20763 مَیں رحمت اللہ خان ولد: غنی اللہ خان قوم: احمدی مسلمان پیشہ: ملازمت عمر: 38 سال پیدائشی احمدی ساکن: قادیان ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاکسار کی آٹھ مرلہ زمین ننگل باغبانہ میں ہے جس کا اندازاً قیمت -/80000 روپے ہے اس کے علاوہ جو بھی جائیداد خریدوں اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ آبائی جائیداد جو کہ گیرنگ میں ہے اس کا بٹوارا ابھی نہیں ہوا ہے جب ہوگا اسکی اطلاع دے دی جائے گی۔ ہم کل چھ بھائی دو بہنیں ہیں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4538 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بدرالدین مہتاب　　العبد: رحمت اللہ خان　　گواہ: سید طارق مجید

وصیت نمبر: 20764 مَیں Raheela Asim زوجہ: Asim Ahmad قوم: Ahmadi پیشہ: Hous wife عمر: 26 سال Ahmadi by birth ساکن: Thetticode Kaliyaka ڈاکخانہ: Parasla ضلع: Tiruventrum صوبہ: Kerala بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-22 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں۔ ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ تقسیم ہونے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیا جائے گا۔ زیورات کی تفصیل: (ا) Bankle دو عدد 16 گرام قیمت -/16000 روپے۔ (۲) Chain ایک عدد 8 گرام قیمت -/8000 روپے۔ (۳) Stud (ایک جوڑی) 4 گرام قیمت -/4000 روپے۔ کل -/28000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: Asim Ahmad　　الامۃ: Raheela Asim　　گواہ: Nisha Syed Ali

وصیت نمبر: 20765 مَیں تسمینہ رحمت زوجہ: مکرم رحمت اللہ خان صاحب قوم: احمدی مسلمان (پٹھان) پیشہ: خانہ داری عمر: 30 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن: دارالسلام کوٹھی ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-12-02 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/25250 روپے۔ تفصیل زیورات طلائی: (ا) ایک عدد ہار دو عدد کانٹے 710-20 گرام۔ (۲) جھومکے ایک جوڑی 580-8 گرام۔ (۳) ایک عدد انگوٹھی 720-2 گرام۔ (۴) کوکا ایک عدد 900-1 گرام۔ (۵) لوکٹ ایک عدد 700-7 گرام۔ کل وزن 610-41 گرام قیمت اندازاً -/48269 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: رحمت اللہ خان　　الامۃ: تسمینہ رحمت　　گواہ: سفیر احمد شمیم

ہفت روزہ بدر:

اب جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org/badr پر بھی دستیاب ہے (ادارہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 30 September 2010 Issue No. 39

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

بکثرت ایسے ممالک ہیں جہاں احمدی آزادی کی زندگی گذار رہے ہیں
وہاں ہمیں توحید کے قیام اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہچاننے کی ہرممکن کوشش کرنی چاہئے

آج مسیح محمدی کے نوجوان قربانیوں کی عجیب تاریخ رقم کررہے ہیں، حقیقت میں یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کیلئے ہروقت تیار بیٹھے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 ستمبر 2010 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ستمبر اکتوبر کے مہینے میں اکثر ممالک میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات ہوتے ہیں۔ آج بھی یوکے میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہورہا ہے۔ گذشتہ ۲۷۔۲۸ سال سے خلیفۂ وقت کی یوکے میں رہائش کی وجہ سے یوکے کے اجتماعات بھی مرکزی حیثیت اختیار کرچکے ہیں۔ اس سے پہلے جب خلیفہ وقت پاکستان میں تھے تو ربوہ کے اجتماعات خلیفہ وقت کی شرکت کی وجہ سے مرکزی حیثیت اختیار کئے ہوئے تھے۔ ربوہ کے اجتماعات کی عجیب رونقیں ہوا کرتی تھیں خدام و اطفال چاروں کے خیمے تان کران میں رہائش کرتے تھے مجھے بھی بچپن اور جوانی میں ان اجتماعات میں شمولیت کی توفیق ملتی رہی۔ اور یہاں کے اجتماع ان اجتماعات کی یاد دلاتے ہیں اور ساتھ ہی ان مظلوموں کی بھی جو ظالموں کے ظالمانہ قوانین کا شکار ہوکر اپنے اس حق سے محروم کردیئے گئے ہیں۔ بہرحال میں بھی اور آپ بھی اس یقین پر قائم ہیں کہ یہ حالات ہمیشہ کیلئے نہیں ہیں۔ ایک دن یہ ظلم بھی اور ظالم بھی صفحہ ہستی سے مٹا دئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر و استقامت اور دعا سے کام لینے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔

فرمایا: اب میں اس حوالے سے خدام کو خصوصی طور پر اور ہر فرد جماعت کو عمومی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن مجید نے دین کی خدمت، اصلاح اور توحید کے حوالے سے مسیح موسوی کے نوجوانوں کا ذکر کیا ہے کہ ان نوجوانوں کو مسیح موسوی کے ماننے کی وجہ سے تین سو سال تک سختیاں برداشت کرنی پڑیں اور ایک لمبا عرصہ غاروں میں چھپنا پڑا۔ وہاں پر بھی حکومت کے نمائندے قتل و غارب کرتے تھے اور انہیں اللہ کی خاطر وہ سب مصیبتیں برداشت کرنی پڑتی تھیں۔ جب حالات ٹھیک ہو جاتے تو وہ باہر بھی آجاتے لیکن ظلم کے حالات سے ان کو گذرنا پڑتا تھا۔ دین کے قیام اور توحید کے قیام کیلئے ان کی کوششیں اس قابل تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے ذکر کو محفوظ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔

یعنی جب چند نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی تو انہوں نے کہا اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملے میں ہمیں ہدایت عطا کر۔ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا۔ پس ہم نے غار کے اندر ان کے کانوں کو چند سالوں تک (باہر کے حالات سے) منقطع رکھا۔ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا۔ پھر ہم نے اُنہیں اُٹھایا تاکہ ہم جان لیں کہ دونوں گروہوں میں سے کون زیادہ صحیح شمار کرتا ہے کہ وہ کتنا عرصہ (اس میں) رہے۔

فرمایا: پس توحید کے قیام کیلئے انہوں نے کوشش کی، ظلم سہے اور اللہ سے دعا مانگتے رہے کہ اللہ انہیں اپنی رحمت سے وحدانیت پر قائم اور ہدایت کے راستہ پر دائم رکھے۔ بہرحال مسیح موسوی کے زمانہ میں بھی نوجوانوں نے ہی اپنے دین کی حفاظت کی اور عظیم الشان قربانیاں دیں ظالم حکمرانوں سے بھی دین کی حفاظت کی اور فرماتا ہے یہ چند نوجوان تھے جو ہدایت پر قائم تھے اور ہم نے ان کو ہدایت میں بڑھایا تھا۔ انہوں نے اپنے وقت کے جابر سلطانوں کے سامنے جرأت کے ساتھ اعلان کیا تھا کہ وہ شرک نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی جان تو دے سکتے ہیں، اپنے حقوق تو قربان کرسکتے ہیں لیکن توحید کو نہیں چھوڑ سکتے۔ پس ہمارے سامنے ان ایمان لانے والوں کے نمونے بھی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی قربانیوں کے نمونے بھی ہیں۔ یہی وہ قربانیاں ہیں جو ہمیں اپنے جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے عہد کو یاد دلاتی ہیں۔

فرمایا: آج کل پاکستان کے علاوہ بعض عرب ممالک میں بھی جہاں احمدیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، ان پر بھی احمدی ہونے کی وجہ سے ابتلا آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عرب احمدی بھی اپنے ایمانوں پر مضبوطی سے قائم ہیں۔

فرمایا: پاکستان اور عرب ممالک سمیت چند اور ممالک بھی ہیں جہاں احمدی مخالفت کا نشانہ بنائے جارہے ہیں لیکن بکثرت ایسے ممالک ہیں جہاں احمدی آزادی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ وہاں ہمیں توحید کے قیام اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہچاننے کی ہرممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اس ضمن میں حضور انور نے اپنے حالیہ دورہ آئرلینڈ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں مسجد کے سنگ بنیاد اور ریسپشن کے موقعہ پر کافی تعداد میں ایم پی، ایم ایل اے، سرکاری افسران، میئر اور پروفیسر و ٹیچر آئے جن کے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پیش کرنے کی توفیق ملی جس کی کوریج وہاں کے نیشنل ٹی وی اور اخباروں نے دی۔ اب اگر آئرلینڈ کی جماعت ان رابطوں سے فائدہ اٹھائے تو انشاء اللہ اس سے دعوت الی اللہ کو وسیع پیمانے پر پھیلایا جاسکتا ہے۔

فرمایا: پس جہاں ایک طرف احمدی بعض ممالک میں تکالیف برداشت کررہے ہیں تو دوسری طرف ہمیں كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ کی نوید بھی سنائی دیتی ہے۔ فرمایا: مسیح موسوی کے غلاموں کو اگرچہ تین سو سال بعد غلبہ ملا لیکن مسیح محمدی کے غلاموں کو تین سو سال سے پہلے غلبہ ملے گا۔ انشاء اللہ۔ آج دنیائے احمدیت میں بہت وسعت آچکی ہے۔ پس جن ممالک کے احمدیوں کو آزادی حاصل ہے وہ ایک طرف دعوت الی اللہ کے میدان میں نکلیں اور دوسرے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن وہ ہیں کہ جن کے سامنے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل ڈر جاتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں، وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے ان کو دیا، اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں یہی حقیقی مومن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو رزق کریم عطا فرمائے گا۔ پس یہ صفات ہمارے اندر بھی پیدا ہونی چاہئیں کہ صرف زبانی طور پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیں بلکہ دل میں اللہ کی خشیت پیدا ہو اور اس کی عبادت کی طرف اور انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ پیدا ہو اور خدا کی رضا انسان کا مقصود بن جائے۔ تب ہی حقیقی توحید کا قیام عمل میں آسکتا ہے۔ فرمایا: یہ اجتماعات ہمیں اس بات کی یاد دلاتے ہیں لیکن صرف یہ باتیں ان اجتماعات تک محدود نہیں رہنی چاہئیں بلکہ ہمیشہ کیلئے زندگی کا حصہ بن جانی چاہئیں جبکہ دعائیں ہی ہمارے ترقی کا ذریعہ ہیں تو دعاؤں کا بہترین ذریعہ جو قیام نماز ہے، اس کی طرف ہمیں توجہ دینی ہوگی۔ تب ہی ہم خدا تعالیٰ کی مغفرت اور رزق کریم کے وارث بن سکتے ہیں تب ہی ہم ایسے بن سکتے ہیں کہ کوئی دشمن ہمیں خوفزدہ نہیں کرسکتا۔

فرمایا: آج مسیح محمدی کے نوجوان بھی قربانیوں کی عجیب تاریخ رقم کررہے ہیں۔ حقیقت میں یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کیلئے ہروقت تیار بیٹھے ہیں۔ فرمایا: آج کل احمدی نوجوانوں کو دو محاذ پر آگے بڑھنا ہے ایک طرف تو اسلام کے خلاف مہمات چل رہی ہیں، ان کے دفاع میں حصہ لینا ہے دوسرے احمدیت کے خلاف جو حملے ہورہے ہیں، ان کا بھی دفاع کرنا ہے۔

کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کیلئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کیلئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کیلئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا، لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہوجاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کیلئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہوسکتا ہے، اگر تم اس چندروزہ دنیا میں اُن کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دُعا کرو کہ تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دُور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے، کسی بدی کے دُور کرنے پر قادر نہیں ہوسکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانے پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رُو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہوجائیں۔

(تذکرہ الشہادتین صفحہ ۶۱۔۶۲ طبع اوّل)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆